﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد13 — جمعۃ المبارک 24/نومبر 2006ء — 02/ذوالقعدہ1427ہجری قمری ❁ 24/نبوت 1385 ہجری شمسی — شمارہ 47

برائی سے بچنے کی دعا

حضرت ابوبکرؓ کی درخواست پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صبح وشام پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھائی:۔اے اللہ زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے،غیب اور حاضر کو جاننے والے،ہر چیز کے ربّ اور مالک،مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔میں اپنے نفس اور شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں اوراس بات سے بھی کہ میں کسی برائی میں مبتلا ہو جاؤں یا کسی مسلمان کو گزند پہنچاؤں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3452)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اسلام نہایت ہی مبارک مذہب ہے جو اس کی طرف رہبری کرتا ہے جو نہ تو عیسائیوں کے خدا کی طرح کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ ایسا ہے کہ آریوں کے پرمیشر کی طرح مکتی دینے پر ہی قادر نہ ہو

اسلام کا خدا ایسا قدوس اور قادر خدا ہے کہ اگر تمام دنیا مل کر اس میں کوئی نقص نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتی۔

اگر ایک شخص خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے،نمازیں پڑھتا ہے،روزے رکھتا ہے اور بظاہر نظر احکام الٰہی کو حتی الوسع بجالاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شاملِ حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے۔

’’غرض قصہ کوتاہ اللہ تعالیٰ نے الحمد شریف میں اپنی صفات کاملہ کا بیان کر کے ان مذاہب باطلہ کا ردّ کیا ہے جو عام طور پر دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔یہ سورۃ جو اُمّ الکتاب کہلاتی ہے اسی واسطے پانچوں وقت ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے کہ اس میں مذہب اسلام کی تعلیم موجود ہے اور قرآن مجید کا ایک قسم کا خلاصہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی چار صفات بیان کر کے ایک نظارہ دکھانا چاہا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام نہایت ہی مبارک مذہب ہے جو اس کی طرف رہبری کرتا ہے جو نہ تو عیسائیوں کے خدا کی طرح کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ ایسا ہے کہ آریوں کے پرمیشر کی طرح مکتی دینے پر ہی قادر نہ ہو اور جھوٹے طور پر کہہ دیتا ہے کہ عمل محدود ہیں۔حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ اس میں نجات دینے کی طاقت ہی نہیں کیونکہ روحیں تو اس کی بنائی ہوئی نہیں۔جیسے وہ آپ خود بخود ہے ویسے ہی ارواح بھی خود بخود ہیں۔یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اَور روحیں پیدا کر لے اس لئے یہ سوچ کر کہ اگر ہمیشہ کے لئے کسی روح کو مکتی دی جاوے تو آہستہ آہستہ وہ وقت آجاوے گا کہ تمام روحیں مکتی یافتہ ہو کر میرے قبضہ سے نکل جاویں گی جس سے یہ تمام بنا بنایا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا۔اس لئے وہ بہانہ کے طور پر ایک گناہ ان کے ذمہ رکھ لیتا ہے اور اس دَور کو چلائے جاتا ہے۔

لیکن اسلام کا خدا ایسا قدّوس اور قادر خدا ہے کہ اگر تمام دنیا مل کر اس میں کوئی نقص نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتی۔ہمارا خدا تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔وہ ہر ایک نقص اور عیب سے مبرّا ہے کیونکہ جس میں کوئی نقص ہو وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے اور اس سے ہم دعائیں کس طرح مانگ سکتے ہیں اور اس پر کیا امیدیں رکھ سکتے ہیں۔وہ تو خود ناقص ہے نہ کہ کامل۔لیکن اسلام نے وہ قادر اور ہر ایک عیب سے پاک خدا پیش کیا ہے جس سے ہم دعائیں مانگ سکتے ہیں اور بڑی بڑی امیدیں پوری کر سکتے ہیں۔اسی واسطے اس نے اسی سورۃ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے کہ تم لوگ مجھ سے مانگا کرو۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔یعنی یا الٰہی ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرے بڑے بڑے فضل اور انعام ہوئے اور یہ دعا اس واسطے سکھائی کہ تا تم لوگ صرف اس بات پر ہی نہ بیٹھ رہو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں بلکہ اس طرح سے اعمال بجالاؤ کہ ان انعاموں کو حاصل کر سکو جو خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں پر ہوا کرتے ہیں۔

بعض لوگ مسجدوں میں بھی جاتے ہیں،نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور دوسرے ارکان اسلام بھی بجالاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد ان کے شامل حال نہیں ہوتی اور ان کے اخلاق و عادات میں کوئی نمایاں تبدیلی دکھائی نہیں دیتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عبادتیں بھی رسمی عبادتیں ہیں،حقیقت کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ احکام الٰہی کا بجالانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونوں پر پڑتا ہے۔ایک شخص جو کھیت کی آبپاشی کرتا اور بڑی محنت سے اس میں بیج بوتا ہے اگر ایک دو ماہ تک اس میں انگوری نہ نکلے تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے۔یہی حال عبادات کا ہے۔اگر ایک شخص خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے،نمازیں پڑھتا ہے،روزے رکھتا ہے اور بظاہر نظر احکام الٰہی کو حتی الوسع بجالاتا ہے،لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شامل حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے۔یہی نمازیں تھیں جن کو پڑھنے سے بہت سے لوگ قطب اور ابدال بن گئے مگر تم کو کیا ہو گیا جو باوجود اُن کے پڑھنے کے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب تم کوئی دوا استعمال کرو گے اور اگر اس سے کوئی فائدہ محسوس نہ کرو گے تو آخر ماننا پڑے گا کہ یہ دوا موافق نہیں۔یہی حال ان نمازوں کا سمجھنا چاہئے۔ ؎ بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کی نصرت اور مدد کرتا ہے بلکہ ان پر اپنے اس قدر انعام واکرام نازل کرتا ہے کہ لوگ ان کے کپڑوں سے بھی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے یہ جو دعا سکھائی ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ تا تم لوگوں کی آنکھ کھلے کہ جو کام تم کرتے ہو دیکھ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔اگر انسان ایک عمل کرتا ہے اور اس کا نتیجہ کچھ نہیں تو اس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہئے کہ وہ کیسا عمل ہے جس کا نتیجہ کچھ نہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ385-387 جدید ایڈیشن)

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیاں

جھنڈو ساہی کے مقام پر احمدیوں پر ظلم و ستم، ان کے مال و اسباب کو لوٹنے اور نذرِ آتش کرنے کے واقعہ پر

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ایک وفد کی تحقیقاتی رپورٹ کے چند اہم نکات

جون 2006ء کو ضلع سیالکوٹ میں ڈسکہ کے قریب واقع جھنڈو ساہی نامی ایک دیہات میں مقامی احمدیوں نے اپنی مسجد کی صفائی کے دوران دینی تحریرات والے کاغذات کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے ایک گڑھے میں رکھ کر آگ لگادی۔ کسی شریر نے یہ منظر دیکھا اور گاؤں بھر میں شور مچا دیا کہ قادیانیوں نے قرآن کریم کو جلا ڈالا ہے۔ اس روز گاؤں میں کوئی میلہ لگا ہوا تھا اور تمام لوگ وہاں جمع تھے۔ قرآن کریم کے جلائے جانے کا سن کر سارا ہجوم مشتعل ہو گیا اور احمدیہ مسجد پر حملہ کر کے وہاں موجود احمدیوں کو سخت ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ اتنے میں انتہا پسند تنظیم مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک مُلّاں کو بھی خبر ہو گئی جس نے نفرت آمیز اعلانات کر کر کے ہجوم کے اشتعال کو اور بھی بھڑکایا۔ تھانہ بھانبانوالہ کے SHO ثناءاللہ ڈھلوں پولیس اہلکاروں کی نفری سمیت جائے ہنگامہ پر پہنچ گئے۔ پولیس خاموشی سے یہ سارا ہنگامہ دیکھتی رہی مگر انتہا پسندوں کو ظلم و ستم کی اس کارروائی سے روکنے کے لئے کچھ نہ کیا۔ اس طوفان بدتمیزی میں دو احمدیوں کی دکانیں نذرِ آتش کر دی گئیں اور متعدد احمدیوں کے گھروں پر حملہ کر کے ان کے مال و اسباب کو نقصان پہنچایا۔ قیمتی اشیاء کو لوٹ کر دیگر سامان کو جلا ڈالا گیا۔ موٹر سائیکلوں کو اور ایک احمدی کسان کے ٹریکٹر کو آگ لگادی گئی۔ اس ہنگامہ آرائی سے بچنے کے لئے خواتین اور بچے جہاں ان کو بن پڑی، بھاگ نکلے۔ نہ صرف یہ کہ پولیس نے شر پسندوں کو روکنے کی کوئی سعی نہ کی بلکہ الٹا اپنے اور اپنے مال و اسباب کو بچانے کے لئے کوشش میں مصروف احمدیوں کو گرفتار کر کے لے گئے۔

اس واقعہ کی تحقیق کے لئے 13/اگست 2006ء کو ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ایک تین رکنی وفد نے جھنڈو ساہی میں مقامِ واقعہ پر تحقیقاتی دورہ کیا۔ وفد کی قیادت ایمنسٹی انٹرنیشنل کے پاکستانی چیپٹر کے صدر نے کی۔ وفد نے اپنی تحقیق پر مبنی رپورٹ 2/ستمبر 2006ء کو صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کو بھیجی۔ حقیقت احوال پر مبنی اس طویل رپورٹ کے ساتھ تاثرات اور تجاویز پر مبنی ایک خط بھی ارسال کیا گیا۔ ذیل میں اس خط اور تفصیلی رپورٹ کے اہم نکات پیش ہیں۔ خط میں لکھا ہے کہ:

"ایمنسٹی انٹرنیشنل یہ خدشہ محسوس کرتی ہے کہ جھنڈو ساہی میں احمدیہ مسجد پر حملہ کرنے والوں کو سزا نہیں دی جائے گی۔ اگر ان حملہ آوروں کو حکومت کی طرف سے انصاف کے تقاضوں کے مطابق سزا نہ دی گئی تو اس طرح کے حملے جاری رہنے کا امکان ہے۔ ماضی میں احمدیوں پر ہونے والے حملوں پر یا تو پولیس کارروائی ہونے کی نوبت ہی نہ آئی یا اگر کبھی ہوئی بھی تو نہایت سست روی کا شکار رہیں۔ مگر جو بھی ہوا، نتیجہ یہی نکلا کہ حملہ آوروں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کی گئی۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل اس بات کو محسوس کرتی ہے کہ اقلیتوں پر ہونے والے ظلم و ستم پر حکومت کی طرف سے مناسب عمل درآمد میں ناکامی کے نتیجہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو ہوا ملتی رہی ہے۔ مذہبی آزادی سے متعلق آئین پاکستان اور بین الاقوامی قوانین برائے انسانی حقوق میں جو اصول وضع کئے گئے ہیں ان پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

صدر پاکستان کو مخاطب کرتے ہوئے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے یہ بھی لکھا ہے کہ ادارۂ ہذا پاکستان کی تمام حکومتوں سے اپیل کرتی آئی ہے کہ آئین پاکستان کو ایسے قوانین سے پاک کیا جائے جو مذہبی اقلیتوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کو ہوا دینے کا باعث بنتے ہیں۔ نیز آئین سے ایسی شقیں بھی ختم کی جائیں جو احمدیوں کی مذہبی آزادی کے کسی بھی فعل کو جرم بنا دیتی ہیں، بالخصوص تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295/C۔

اس مکتوب کے اختتام پر جنرل صاحب کو یاد دہانی کروائی گئی ہے کہ ان کی حکومت نے بھی ایسے قوانین پر نظر ثانی کی یقین دہانی کروا رکھی ہے، مگر عملی اقدامات کا ہنوز انتظار ہے۔

جھنڈو ساہی تحقیقاتی رپورٹ کے اہم نکات یہ ہیں:

1۔ جھنڈو ساہی میں احمدیہ کمیونٹی پر انتہا پسند مسلمانوں کے حملہ کے دوران دو دکانوں اور تین مکانوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ احمدیوں کا مال اسباب لوٹنے اور ان پر تشدد کر کے ان کے سکون اور امن و امان تباہ کرنے کے باوجود انتہا پسندوں کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

2۔ ہنگامہ آرائی کے ذمہ داروں کو گرفتار کرنے کی بجائے پولیس نے چار احمدیوں کو حراست میں لے لیا۔

3۔ حکومت کی طرف سے خیر سگالی کا کوئی قدم نہ اٹھایا گیا۔ نہ تو حکومتی انتظامیہ کے کسی نمائندہ نے جائے واقعہ کا دورہ کیا اور نہ مذہبی انتہا پسندی کے متاثرین کے نقصان کے لئے کسی قسم کی مالی امداد دی گئی۔

(مرسلہ: آصف باسط)

یہ آپ ہم میں جو اک ربط ہے ، کمال کا ہے
دلوں سے دل کا ، خیالات سے خیال کا ہے
ہماری روح سے اِفلاس دُور ہونے لگا
کہ ان دنوں یہاں موسم ترے جمال کا ہے
یہاں قیام سے ہم بے ہنر بھی مالامال
عجیب حال ترے شہرِ بے مثال کا ہے
میں اپنی عمر کو کیسے نہ اس کے نام کروں
کہ مجھ سے زیادہ جسے علم میرے حال کا ہے
عجب یقین سے دل نے صدا لگائی تھی
قبولیت کا یہ لمحہ ، مرے سوال کا ہے
محبتوں کے مہ و سال میں شمار کہاں
یہ مسئلہ تو زمانہ کے ماہ و سال کا ہے

(آصف محمود باسط)

ایک دعا

نہیں کچھ مقدرت حرف و بیاں میں
"مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں"*
ترے احسان کا اک سلسلہ ہے
مری اس کارگاہِ جسم و جاں میں
تری رحمانیت کی آیتیں ہیں
مری فطرت کے ہر سرِّ نہاں میں
تُو ہی مالک ہے میرے روز و شب کا
کٹے یہ عمر پھر کیوں امتحاں میں
یہ کیسا زلزلہ طاری ہے مجھ پر
کہ لرزش ہے مرے کون و مکاں میں
لکھا جو مہدیٔ آخر زماں نے
"کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں"
تری رحمت سے کیا مشکل ہے مولا
عیاں اس طور ہو ہم پر جہاں میں
چلے پھر شکر تیرا سانس بن کر
اگر جان آئے تیرے نیم جاں میں
کِھلے تیری محبت پھول بن کر
بہار آ جائے اِس وقتِ خزاں میں
فقط اپنے کرم سے باروَر کر
تُو اپنے نخل کو مُثمر شجر کر

(محمد ظفر اللہ خان۔امریکہ)

*(حالی کا مصرعہ)

اسلامی تعلیمات کی رُو سے

شریک حیات کا انتخاب

حیدرعلی ظفر۔مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1990ء میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''گھر آج مغرب میں بھی ٹوٹ رہے ہیں اور گھر آج مشرق میں بھی ٹوٹ رہے ہیں۔اور گھروں کو بنانے والا صرف ایک ہے اور وہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔آپؐ کی تعلیم ہی ہے جو مشرق کو بھی سدھار سکتی ہے اور مغرب کو بھی سدھار سکتی ہے۔ آج کی دنیا میں امن کی ضمانت ناممکن ہے جب تک گھروں کے سکون اور گھروں کے اطمینان اور گھروں کے اندرونی امن کی ضمانت نہ دی جائے۔''

(از خطاب 28 جولائی 1990ء اسلام آباد۔یو۔کے ،بحوالہ ماہنامہ مصباح ربوہ ستمبر 1990 صفحہ16)

اس معاشرتی بدامنی اور گھروں کی ٹوٹ پھوٹ کی وجوہات میں سے ایک وجہ شریک حیات کے انتخاب کا غلط طریقِ کار بھی ہے جو خصوصاً یورپ کے مادر پدر آزاد معاشرہ میں ایک بہت بڑے المیہ کی صورت اختیار کر چکا ہے اور اس نے نہ صرف یہاں کی گھریلو زندگی کے امن و سکون کو برباد کر کے رکھ دیا ہے بلکہ معاشرہ میں جنسی بے راہ روی کا ایک دریا بہا دیا ہے۔یہ نام نہاد آزادی لوگوں کے ذہنوں پر اس حد تک مسلط ہے کہ وہ عواقب سے بے خبر صرف اور صرف ظاہری اور وقتی حسن و جمال اور لذت ہی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔یورپ کی طرز زندگی ہم سب کے سامنے ہے۔شریک حیات کے انتخاب کا ایک طریق تو وہ ہے جو یہاں رائج ہے۔اس کے مطابق لڑکا،لڑکی خود ہی اپنا ساتھی تلاش کرتے ہیں۔پہلے دوستی کرتے ہیں،ایک دوسرے کو ہر پہلو سے دیکھتے پرکھتے ہیں اور اکٹھے رہتے ہیں۔اس دوران دوستیاں ٹوٹتی اور نئی بنتی رہتی ہیں۔سالہاسال اس طرح گزارتے ہیں اور پھر کسی دوستی کا نتیجہ شادی بھی ہو جاتی ہے اور آج کل تو بغیر شادی کے ہی اکٹھے رہنے کا رُجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

شریک حیات کے انتخاب کا یہ وہ طریق ہے جس کا مغرب میں آزادی اور محبت کے نام پر ڈنڈھورا پیٹا جاتا ہے۔اس کے کڑوے پھل بھی ہمارے سامنے ہیں جو یہ قومیں کھانے پر مجبور ہیں۔باقاعدہ شادیوں میں کمی،طلاقوں کی کثرت،بچّوں کا لاوارثوں کی طرح حشر،بچوں کی Heims میں اضافہ،اِن بچوں کا جرائم میں کثرت سے ملوّث ہونا،باوجود آزادی کے زنا بالجبر کے واقعات،جنسی ہوس پرستی میں اضافہ،ہوس کی تسکین میں بچوں کی جان تک کا لیا جانا یہ سب کچھ نتیجہ ہے جنسی ہوس پرستی کا جسے یہ لوگ محبت کا نام دیتے ہیں۔

کسی بھی مسئلہ کے حل کے لئے ہمیں ایک اصول ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ جس طریقے سے ہم وہ کام کرنے لگے ہیں کیا اس طرح کرنے میں خود ہمارے لئے اور معاشرہ کے لئے فوائد زیادہ ہیں یا نقصانات۔ اگر ہم اپنے کاموں کو اس اصول پر پرکھ کر سرانجام دیں تو یقیناً وہ ہمارے لئے بہتر اور مفید ہوں گے۔وہ لوگ جو صرف وقتی فوائد اور عارضی لذات کی خاطر کوئی طریق کار اپناتے ہیں وہ ہمیشہ نقصان اُٹھاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے اور وہ ہماری صلاحیتوں، ہماری طاقتوں اور کمزوریوں کا گہرا علم رکھنے والا ہے۔اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ زندگی گزارنے کے جو طریقے اس نے اپنے نبیوں کی معرفت ہمیں سکھائے ہیں وہی ہماری پُرامن زندگی کی ضمانت ہو سکتے ہیں۔شریک حیات کے انتخاب کے طریق جو اسلام نے بتائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی کے بتائے ہوئے ہیں اور اگر ان کے مطابق عمل کیا جائے تو ہمارے گھر امن کا گہوارہ بن سکتے ہیں۔اور یہی غرض ہے اللہ تعالیٰ کی جوڑے بنانے سے۔قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجاً لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّ رَحْمَۃً (سورۃ الرّوم آیت22)۔ترجمہ:اور اس کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ اُس نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تا کہ تم اُنکی طرف مائل ہو کر تسکین حاصل کرو۔

ہمارے بچے جو یہاں یورپ میں پل کر جوان ہو رہے ہیں اپنے اردگرد یہاں پر رائج شریکِ حیات کے طریقِ انتخاب کو دیکھتے ہیں اور ان میں سے بعض کا اس طریق کار سے متاثر ہونا بعید از قیاس نہیں۔یقیناً اس موضوع پر ان کی اپنے غیر مسلم ساتھیوں سے بات چیت بھی ہوتی ہے اور انہیں دیکھ کر بعض سوالات ان کے ذہنوں میں ابھرتے ہوں گے۔مثلاً یہ سوال کہ لڑکی اور لڑکا ایک دوسرے کو جانتے نہیں،ایک دوسرے کی عادات ، اخلاق ،صلاحیتوں ،اور بعض صورتوں میں شکل وصورت تک کو نہیں جانتے کیا ان کو رشتہءِ ازدواج میں باندھ دینا درست ہے؟ ایک نوجوان نے لکھا کہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا arranged رشتے فی زمانہ قابلِ عمل ہیں۔کیا فائدہ ایک ایسی عورت یا مرد سے شادی کرنے کا جس سے ساری زندگی نباہ کرنا ہو لیکن انسان اسے پوری طرح جانتا ہی نہ ہو۔ایک تاثر یہ بھی عام ہے کہ مسلمان والدین بچوں سے اور خصوصاً لڑکیوں سے مشورہ نہیں کرتے اور ان کی مرضی کے خلاف اور اپنی مرضی کے مطابق اپنے رشتہ داروں میں ان کے لئے شریک حیات منتخب کر کے ان کی شادیاں کر دیتے ہیں۔پھر بعض خاندانوں میں وٹّے سٹّے کی شادیاں بھی ہوتی ہیں جن میں لڑکے/لڑکی کی پسند یا ناپسند کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔اس طرح یہ بھی سوال اٹھایا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں لڑکی کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہو سکتا جبکہ لڑکے پر اس قسم کی کوئی پابندی نہیں۔کہا جاتا ہے کہ ایسی تمام صورتیں عقل، اخلاق، اور انصاف کی رُو سے درست معلوم نہیں ہوتیں۔اس قسم کے سوالات کے بارہ میں خاکسار آپ کے سامنے اختصار کے ساتھ اسلام کی تعلیم پیش کرتا ہے۔وباللہ التوفیق۔

سب سے پہلے تو یہ اُصولی بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اسلام کے نزدیک معاشرتی زندگی کے حوالے سے گھریلو اور معاشرتی امن اور پاکدامنی سب سے مقدم ہے۔**اسلام کسی ایسے طرز زندگی کی قطعی طور پر حوصلہ افزائی نہیں کرتا جس کے نتیجہ میں معاشرتی امن اور پاکیزگی و پاکدامنی کو کوئی خطرہ لاحق ہو۔**اس بنیادی اصول کی رو سے جب ہم شریک حیات کے انتخاب کے یورپ میں رائج طریق کو پرکھتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ دونوں قسم کے امن اس معاشرہ میں برباد ہو چکے ہیں بلکہ جنسی بے راہروی نے بھی پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے جس سے مزید لاتعداد مسائل یہاں جنم لے چکے ہیں۔

اس معاشرے میں گھروں کے ٹوٹنے کے اعتبار سے اعداد و شمار کی روشنی میں صورتِ حال کا مختصر سا جائزہ لیتے ہیں۔گذشتہ صدی میں جرمنی میں ہونے والی شادیوں اور طلاقوں کا جب جائزہ لیا گیا تو پتہ چلا کہ ستّر کی دہائی میں شادیوں کے بالمقابل 20% طلاقوں کی شرح تھی جو کہ اسّی کی دہائی میں بڑھ گئی۔نوّے کی دہائی میں اُس میں اور اضافہ ہو گیا۔اکیسویں صدی میں طلاقوں کی شرح 50% سے زیادہ ہو گئی ہے۔ جیون ساتھی کے انتخاب کے اس طریق کار کی اسلامی تعلیم میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

شریک حیات کے انتخاب کے سلسلہ میں اہم اور اصولی ہدایات

اب اسلام میں شریک حیات کے انتخاب کے بارہ میں دی گئی بعض ہدایات بیان کی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَ لَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ

(سورۃ المائدہ۔آیت6)

ترجمہ:''آج کے دن تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی گئی ہیں اور اہلِ کتاب کا پاکیزہ کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے جبکہ تمہارا کھانا اُن کیلئے حلال ہے۔اور پاکباز مومن عورتیں بھی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہیں جب کہ تم ان کو نکاح میں لاتے ہوئے ان کے حق مہر ادا کرو،نہ کے بدکاری کے مرتکب ہوتے ہوئے اور نہ ہی پوشیدہ دوست بناتے ہوئے۔''

اس آیت میں واضح طور پر **پاک دامن اور دیندار عورتوں کا انتخاب کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔اور دوستیاں کر کے اور بدکاری میں مبتلا ہو کر شادی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔**یہ آیت خاص طور پر یورپ کے ماحول پر صادق آتی ہے جہاں غیر مسلم اہل کتاب عورتوں سے شادی کرنے کے زیادہ مواقع ہیں۔ چونکہ نکاح کے بغیر دوستی کا لازمی نتیجہ بدکاری نکلتا ہے اس لئے قرآن نے وضاحت کے ساتھ اس کا ذکر کر کے اس سے منع کر دیا ہے۔مخصوص حالات میں اہل کتاب عورتوں کو شریک حیات کے طور پر اختیار کرنے کی اسلام اجازت تو دیتا ہے لیکن اُن شرائط کے ساتھ جن کا اس آیت کریمہ میں ذکر ہوا ہے۔

دوسری اصولی اور بنیادی تعلیم جو شریک حیات کے انتخاب کے حوالے سے اسلام ہمیں دیتا ہے وہ یہ ہے کہ **اسلام ظاہری شکل وصورت اور ذات پات کی بجائے نیک سیرت و کردار کو ترجیح دینے کی تلقین** کرتا ہے۔اسلامی تعلیمات کے مطابق سب انسان برابر ہیں۔کسی گورے کو کسی کالے پر اور کس عجمی کو کسی عربی پر بوجہ رنگ و نسل اور قوم قطعاً کوئی فضیلت اور برتری حاصل نہیں۔شکل وصورت، مال و دولت اور دیگر ایسے مادی عوامل تو تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور وقت کے ساتھ ماند پڑ جاتے ہیں جبکہ اچھے اخلاق اور نیک سیرت و کردار دن بدن نکھرتے ہیں جن کی مہک سے گھر یقیناً جنت کا حسین ماڈل نظر آتے ہیں۔ اسلامی تعلیم اس عنوان کے تمام پہلوؤں کا خوبصورتی سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔جو لوگ اس تعلیم سے روگردانی کرتے ہیں وہ نہ صرف دنیوی بلکہ دینی طور پر بھی گھاٹے، گناہ اور بے سکونی کا سودا کرتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالاً کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوااللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔(سورۃ النسآء آیت2) ''اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو کثرت سے پھیلا دیا۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں کے معاملہ میں تقویٰ سے کام لو یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔''

❁...... اسی طرح ارشادِ خداوندی ہے:

یٰٓاَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔(سورۃ الحُجُرٰت آیت نمبر14)

''اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔''

اس حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یوں تعلیم دیتے ہیں۔

❁......عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ تُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَ لِجَمَالِھَا وَ لِدِیْنِھَافَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ ۔

(بخاری کتاب النکاح بَابُ الْاَکْفَاءِ فِی الدِّیْنِ)

''یعنی ایک عورت کے ساتھ چار خیالات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔یا تو مال و دولت کی وجہ سے یا حسب ونسب (یعنی قوم،خاندان) کی وجہ سے یا حسن و جمال کی وجہ سے اور یا اخلاقی اور دینی حالت کی بنا پر۔لیکن اے مرد مومن! تو ہمیشہ بیوی کا انتخاب دینی اور اخلاقی بنیاد پر کیا کر اور ذاتی اوصاف اور ذاتی نیکی کے پہلو کو ترجیح دیا کر ورنہ یاد رکھ کہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے۔''

دینداری اور اخلاق کو ترجیح دو

❁......ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص کوئی رشتہ لے کر آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اسے رشتہ دے دیا کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ و فساد پیدا ہوگا۔ سوال کرنے والے نے سوال کرنا چاہا لیکن آپؐ نے تین دفعہ یہی فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی شخص رشتہ لے کر آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اسے رشتہ دے دیا کرو۔ (ترمذی۔ کتاب النکاح)

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کو اس طرف توجہ دلائی کہ دیندار لڑکے سے رشتہ کرلیا کرو۔ مالی کمزوری بھی اگر ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر وہ دین پر قائم ہے تو اللہ تعالیٰ مالی حالات بھی درست فرما دے گا۔ اس لئے جب بچیوں کے رشتے آتے ہیں تو زیادہ لٹکانا نہیں چاہئے بلکہ اگر دینداری کی تسلی ہوگئی ہے تو رشتہ کردینا چاہئے۔ اسی طرح لڑکوں کے لئے بھی آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ رشتے کرتے وقت لڑکی کی ظاہری اور دُنیاوی حالت اور حیثیت کو نہ دیکھا کرو بلکہ یہ دیکھو کہ اس میں نیکی کتنی ہے اور اس کے اخلاق کیسے ہیں۔

دین سے مراد

شادی کے لئے حُسن اور مال کو معیار نہ بنانے کی یہ حکمت بھی ہوسکتی ہے کہ یہ چیزیں آنی جانی ہیں۔ حُسن کی دُنیا میں ایک سے ایک بڑھ کر حسین موجود ہے۔ مال میں ایک سے ایک بڑھ کر مالدار ہے۔ اگر یہ معیار بناؤ گے تو پھر کسی مقام پر تسلی نہیں پاؤ گے۔ اسلئے اگر معیار بنانا ہے تو دین کو معیار بناؤ کہ یہ قائم رہنے والی اور اس زندگی کے بعد اُخروی زندگی میں کام آنے والی چیز ہے۔ دین سے مراد صرف نماز روزہ ہی نہیں بلکہ دین نے تو زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"دین کسی خاص چیز کا نام نہیں۔ دین نماز کا نام ہے، دین روزے کا نام ہے، دین حج کا نام ہے، دین زکوۃ کا نام ہے، محنت کا نام ہے۔ دین روحانیت کا نام ہے، غرض دین ہزاروں چیزوں کا نام ہے۔ ایک پیشہ ور جو اپنے پیشہ میں محنت سے کام کرتا ہے وہ دیندار ہے۔ ایک نوکر جو اپنی نوکری میں محنت سے کام لیتا ہے وہ دیندار ہے۔ ایک مزدور جو محنت سے مزدوری کرتا ہے دیندار ہے۔ ایک زمیندار جو اچھی طرح ہل چلاتا ہے دیندار ہے۔ غرض دینداری ایک وسیع چیز کا نام ہے۔ پس "عَلَیْکَ بِذَاتِ الدِّیْنِ" کے معنی یہ ہیں کہ وہ خود اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والی ہو اور خاوند کو اس کی ذمّہ داریوں کی ادائیگی میں مدد دینے والی ہو۔ جب یہ چیز پیدا ہو جائے تو لازمی طور پر فتنہ و فساد مٹ جاتا ہے۔ دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر شخص صرف اپنا حق مانگتا ہے لیکن دیندار دوسرے کو اس کا حق دلاتا ہے۔"

(خطبات محمود۔ جلد سوم صفحہ507 خطبہ نکاح فرمودہ7ستمبر1940ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے مختلف نکاحوں کے اعلان کے موقع پر شریکِ حیات کے انتخاب کے سلسلہ میں حسنِ نیّت پر بہت زور دیا ہے۔ پھر قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْدًا کے تحت سچی بات، پکّی بات، مضبوط بات، اصلاح والی بات اور نیکی والی بات کرنے کی تلقین کی ہے۔ رشتہ کرتے وقت جھوٹ سے کُلّی طور پر پرہیز ضروری ہے۔ بصورتِ دیگر جس چیز کی بنیاد گناہ پر ہوگی وہ اخیر تک نقصان رساں ہوگی۔

یہ وہ مبارک تعلیم ہے جو ہمارے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے۔ رشتہ کے انتخاب کے بارہ میں ہمارے دین نے جو اصولی راہنمائی کی ہے وہ تمام بھلائیوں اور خیر کی جڑ ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے انتخاب رشتہ کے بارہ میں جو ہدایات دی ہیں ان میں دین کا پہلو مقدم رکھنے کا ذکر ہے۔ لیکن اس کے برعکس بعض لوگ نیکی و تقویٰ کے معیار کو چھوڑ کر رشتہ کے انتخاب کے وقت ظاہری معیار کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور اپنا معیار اتنا بلند سمجھتے ہیں کہ کوئی رشتہ بالخصوص کسی دوسری قوم کا رشتہ ان کے زیر غور ہی نہیں آتا اور اس طرح اپنی اولاد کے لئے نفع نہیں بلکہ نقصان کی راہ اختیار کر رہے ہوتے ہیں۔

اسلام میں قوموں کا کچھ لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک نہایت بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ یہ سرا سر تکبر اور نخوت کا طریق ہے۔ جو سرا سر احکام شریعت کے خلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول۔صفحہ70)

❁......حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک مرتبہ تقویٰ کے معیار کو چھوڑ کر دوسرے معیاروں کو ترجیح دینے کے رجحان اور اس سلسلہ میں ماں اور بیٹی کی بلا وجہ دخل اندازی کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا:

"بعض لوگ اپنے معیار سے اونچا چاہتے ہیں۔ بعض لڑکیاں بڑی ہو رہی ہیں اور معیار سے اونچے رشتہ کی تمنا میں بیٹھی رہتی ہیں۔ اپنا معیار بھی تو دیکھیں کیا ہے۔ اسی کے برابر رشتہ بھی قبول کریں۔ اور بعض جگہ یہ ظلم ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ولی تو باپ کو بنایا ہے لیکن ماں، باپ کے اوپر سوار ہوتی ہے اور لڑکیاں بھی اپنی ماں کی طرف داری کر رہی ہوتی ہیں اور ایسی لڑکیاں سوائے اس کے کہ گھر میں بیٹھی بڈھی (بوڑھی) ہو جائیں اور ان کا کیا علاج کیا جائے۔ اونچے معیار بنائے ہوئے ہیں۔ آخر اگلے نے بھی تو معیار دیکھنا ہوتا ہے۔ جس نے لڑکی ڈھونڈنی ہے، وہ بھی تو کوئی معیار چاہتا ہے۔ تو یک طرفہ معیار کا جو اونچے معیار کا مطالبہ ہے یہ بہت بڑا گناہ ہے بلکہ ہماری شادی کے رشتوں میں بہت بڑی ایک لعنت ہے، اس کو ختم کرنا چاہئے۔ اور ولی خدا نے ماں کو نہیں بنایا، ولی باپ کو بنایا ہے۔ اس لئے باپ جہاں شادی کرنا چاہتا ہے اس میں ماں کو چاہئے وہ ہرگز دخل اندازی نہ کرے اور اپنی بیٹیوں کو بھی سمجھائے کہ باپ آخر تمہارا دشمن نہیں، خدا نے اس کو ولی مقرر کیا ہے۔ جس جگہ بھی وہ چاہتا ہے وہاں شادی کرلو ورنہ گھر بیٹھی بیٹھی بڈھی (بوڑھی) ہو جاؤ گی اور کوئی تمہیں نہیں پوچھے گا۔"

(الفضل28مارچ2001)

نیز فرمایا: "شکل وصورت کو غیر معمولی اہمیت دینا آپ کے لئے نقصان دہ ہے۔ میں آپ کے فائدے کی بات کر رہا ہوں۔ اگر اچھی شکل مل جائے تو بہت بہتر ہے لیکن اگر نہ ملے تو حسن خلق اور دین کو بہر حال ترجیح دینی چاہیئے ورنہ بعض اوقات تو لڑکیاں پھر انتظار میں بیٹھی رہتی ہیں کہ ماں باپ اچھا رشتہ تلاش کر رہے ہیں ان کا معیار اور ہے اور اس معیار کے رشتے ملتے نہیں ان کو یہاں تک کہ پڑی پڑی گھروں میں بوڑھیاں ہو جاتی ہیں۔"

(الفضل20اگست2002)

شادی سے پہلے تعارف کے بارہ میں ہدایات

جہاں تک شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کے ایک دوسرے کو جاننے کا تعلق ہے تو اس کے ایک حصے کی وضاحت تو سورہ المائدہ کی جو آیت مَیں نے شروع میں پیش کی تھی اُس سے ہو جاتی ہے کہ ایک دوسرے کو جاننے کے بہانے دوستیاں کرنے کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا کیونکہ اس کا لازمی نتیجہ جنسی بے راہروی کی شکل میں نکلتا ہے۔

جہاں تک لڑکے لڑکی کا ایک دوسرے کو دیکھنے کا سوال ہے تو اسلام واضح طور پر ایک حد تک اس کی اجازت دیتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام بھجوایا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے اس کے اور تمہارے درمیان موافقت اور الفت کا زیادہ امکان ہے۔ (ترمذی)

اب سوال یہ ہے کہ ایک یا دو دفعہ ایک دوسرے کو دیکھ لینے سے ظاہری شکل وصورت کی حد تک تو پسند ناپسند کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ عادات واخلاق کا تو علم نہیں ہوسکتا حالانکہ خود اسلام کے مطابق مندرجہ بالا حدیث کی رو سے شریک حیات کے انتخاب کے لئے دینداری و سیرت کو فوقیت دینے کا حکم ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ میں یہ کام صرف لڑکے لڑکی پر ہی نہیں چھوڑ دیا جاتا بلکہ ان کے والدین اور خاندان کے بڑے بھی اپنے بچوں کے لئے شریک حیات کی تلاش اور انتخاب میں پوری طرح شامل ہوتے ہیں اور ظاہر ہے وہ لڑکے یا لڑکی کے ضروری کوائف، سیرت وکردار بلکہ خاندان کے دیگر افراد کے حالات کے بارہ میں بھی پوری طرح معلومات حاصل کرتے ہیں اور ان امور کی تسلی کر لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے بیٹے یا بیٹی کے لئے خوبصورت اور خوب سیرت شریک حیات ملے۔ چونکہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو بھی اس طریق کار کا علم ہے اس لئے وہ مطمئن ہوتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ہمارے لئے بہتر ساتھی تلاش کریں گے۔ جب والدین اپنی تسلی کر لیتے ہیں تو ان مراحل کے بعد لڑکے لڑکی کے ایک دوسرے کو دیکھنے پر بھی اسلامی تعلیمات میں کوئی پابندی نہیں۔

اسلامی معاشرے میں طریقِ انتخاب کے اس پہلو کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"یورپ میں ہزاروں مثالیں ایسی پائی جاتی ہیں کہ بعض لوگ دھوکے باز اور فریبی تھے مگر اس وجہ سے کہ وہ خوش وضع نوجوان تھے انہوں نے بڑے بڑے گھرانوں کی لڑکیوں سے شادیاں کرلیں اور بعد میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہوئیں لیکن ہمارے ملک میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ رشتہ کی تجویز کے وقت باپ غور کرتا ہے، والدہ غور کرتی ہے، بھائی سوچتے ہیں، رشتہ دار تحقیق کرتے ہیں اور اس طرح جو بات طے ہوتی ہے وہ بالعموم اِن نقائص سے پاک ہوتی ہے جو یورپ میں نظر آتے ہیں۔ یورپ میں تو یہ نقص اس قدر زیادہ ہے کہ جرمنی کے سابق شہنشاہ کی بہن نے اسی ناواقفی کی وجہ سے ایک باورچی سے شادی کر لی۔ اُس کی وضع قطع اچھی تھی اور اُس نے مشہور یہ کر دیا تھا کہ وہ روس کا شہزادہ ہے۔ جب شادی ہوگئی تو بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو کہیں باورچی کا کام کیا کرتا تھا۔"

(تفسیر کبیر جلد2صفحہ513-514)

شریک حیات کے انتخاب میں بھی جبر جائز نہیں

جہاں تک اس تاثر کا تعلق ہے کہ مسلمان والدین اپنی مرضی اپنے بچوں پر مسلط کرتے ہیں اور خصوصاً لڑکیوں سے ان کی رائے نہیں پوچھی جاتی تو اس بارہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ہرگز اسلام کی تعلیم نہیں ہے۔ اور جو والدین بھی ایسا کرتے ہیں ان کا یہ ذاتی فعل ہے جسے اسلام کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ جماعتِ احمدیہ میں تو اس بات کو یقینی بنانے کے لئے نکاح فارم پر صدر جماعت کی طرف سے اس بات کی تصدیق کروائی جاتی ہے کہ لڑکی کے دستخطوں کے گواہان نے اُس کے روبرو بیان دیا ہے کہ لڑکی نے اپنی رضامندی سے اس فارم پر دستخط کئے ہیں۔ یہاں پر یہ بتادینا بھی ضروری ہے کہ جو شادیاں یہاں پر Standesamt میں ہوتی ہیں تو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ شرعی نکاح کا اعلان کروائیں۔ کیونکہ Standesamt میں رجسٹریشن کی صورت میں نہ تو ولی کی رضا مندی لی جاتی ہے اور نہ ہی حق مہر مقرر ہوتا ہے۔ اسلئے لڑکی کے تحفظ کے لئے بھی ضروری ہے کہ شرعی نکاح کا اعلان ہو۔

لڑکی پر شادی کے لئے ولی کی اجازت کی پابندی کی حکمت

ایک سوال یہ اٹھایا جاتا ہے کہ اسلام میں لڑکی اپنے لئے شریک حیات منتخب کرنے میں آزاد نہیں کیونکہ وہ ولی کے بغیر شادی نہیں کرسکتی۔ یاد رکھنا چاہئے کہ دین اسلام نے انسان کے اس پیدائشی حق کے سلسلہ میں مرد و عورت کو مساوی حقوق عطا کئے ہیں۔ مرد کی طرح عورت کو بھی شریک حیات کے انتخاب کا پورا حق دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب ایک لڑکی اپنے بچپن کے دور سے نکل کر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتی ہے تو ہر عاقل و بالغ لڑکی کو اسلام اپنے شریک حیات کے انتخاب کا حق دیتا ہے۔ اگرچہ شادی کے لئے لڑکی کے ولی یا سرپرست کی اجازت اور رضا مندی ضروری قرار دی گئی ہے۔ لیکن یہ پابندی خود عورت کے لئے مفید اور ضروری ہے۔ کیونکہ اگر وہ نا تجربہ کاری سے تھوڑی سی بھی غلطی کر بیٹھے گی تو اس کا خمیازہ اسے عمر بھر بھگتنا پڑے گا۔ لیکن ولی یا سرپرست کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ لڑکی کی مرضی کے خلاف زبردستی اس کی شادی کردے۔ اگر لڑکی خود سوچ سمجھ کر اپنی پسند سے کسی صاحب کردار شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے تو اسے جبراً باز رکھنے کا اختیار اور حق کسی کو بھی نہیں ہے۔ اس معاملہ میں بھی اسلام نے اعتدال کو مدنظر رکھا ہے۔ وہ نہ تو ہندو سماج کی طرح باپ ہی کو کلی اختیار دیتا ہے کہ وہ جہاں چاہے اپنی مرضی سے لڑکی کا رشتہ کردے اور نہ ہی موجودہ یورپین معاشرہ کی طرح لڑکی کو کھلی چھٹی دیتا ہے کہ وہ شادی سے پہلے ہی لڑکے سے دوستیاں کر کے باہم ایک دوسرے کو جانچیں۔

اسلام نے میانہ روی کا یہ طریق سکھایا ہے کہ ایک طرف تو صِنفِ نازک کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بڑوں

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

احمدی جو مالی قربانی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے اور اس کا مال نیک ذرائع سے کمایا ہوا مال ہوتا ہے

گزشتہ سال میں تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پر رہا امریکہ دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا۔ تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

مالی قربانی کے علاوہ تحریک جدید کے دیگر مطالبات میں سے بعض کا تذکرہ اور جماعتوں کو حسب حالات ان کی طرف توجہ دینے کے لئے تاکیدی نصیحت

تحریک جدید کے ابتدائی مبلغین اور البانیہ کے پہلے احمدی شہید شریف دوتسا صاحب کا ذکر خیر۔

برطانیہ کی مختلف جماعتوں کی تحریک جدید میں مالی قربانی کا قدرے تفصیلی جائزہ

پاکستان کے احمدیوں کی عظیم الشان قربانیوں پر خراج تحسین اور اس راہ پر آگے بڑھتے چلے جانے کی نصیحت

اللہ تعالیٰ کبھی یہ قربانیاں ضائع نہیں کرے گا۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب راستے کی ہر روک خس و خاشاک کی طرح اُڑ جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو دعاؤں میں سجا کر پیش کرتے رہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 3 رنومبر 2006ء بمطابق 3 رنبوت 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَ نْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔

(البقرة :283)

آج میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے مالی قربانی کے حوالے سے کچھ کہوں گا۔ آج عمومی طور پر جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے خلفاء وقت کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے اس قابل ہوگئی ہے جہاں وہ ہر قسم کی قربانی کے فلسفے کو سمجھتی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد اس بات کا فہم حاصل کرنے کے قابل ہوگئے ہیں کہ الٰہی جماعتوں کی ترقی کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی انتہائی اہم ہے۔ بعض سختیوں اور امتحانوں اور قربانیوں میں سے گزر کر ہی پھر اس منزل کے آثار نظر آتے ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک مومن بندہ الٰہی جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ قربانیوں کے معیار حاصل کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمیں اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے اس بات کا موقع دے رہا ہے کہ ہم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کی روح کو سمجھتے ہوئے نیکی کے مواقع حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ یہی تمہارا مطمحِ نظر ہونا چاہئے۔ اگر صالحین میں شمار ہونا ہے تو پھر کوشش کر کے ہی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہوگا تبھی تم یہ مرتبہ پا سکتے ہو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگے تو ان قربانیوں اور نیکیوں سے ہی اللہ کے فضل سے اللہ کا قرب پاؤ گے۔ یہ مالی اور جان کی قربانیاں تمہاری فلاح کا ذریعہ بنیں گی۔ ہمیشگی کی زندگی تمہیں ان قربانیوں سے ہی حاصل ہوگی۔ پس آج اللہ تعالیٰ کے حکموں کا یہ ادراک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر حاصل ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو حاصل ہے۔ آج دین کی خاطر اگر وقت کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج دین کی خاطر اگر اولاد کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج دین کی خاطر اگر مال کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج دین کی خاطر اُس روح کو سمجھتے ہوئے اور اُس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جس کی طرف ہمیں زمانے کے امام نے توجہ دلائی ہے اور اس راستے پر ڈالا ہے اور دین پر مضبوطی سے قائم کیا ہے، کوئی جان کی قربانی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ پس یہ ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں آخرین کے گروہ میں شامل کر کے ان پہلوں سے ملایا ہے جو دین کی خاطر عظیم قربانیاں دیتے چلے گئے۔

ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی حالتوں پر ہر وقت نظر رکھتے ہوئے ان پہلوں کی قربانی کو ہر وقت سامنے رکھیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کر دیا۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ان فضلوں کے وارث ٹھہریں گے، اس کا قرب پائیں گے، اپنی دنیا و آخرت سنواریں گے اور آگے اپنے بچوں کی ہدایت کے سامان پیدا کریں گے۔ پس آج ہم سب جو یہ قربانیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں یا حاصل کر سکیں تو اب ہمیں اپنی ہر قربانی کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے تابع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اگر ہم نے اس بات کو نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے تو ہمارا یہ دعویٰ بالکل کھوکھلا دعویٰ ہے کہ آج ہم ہر قسم کی قربانیوں کا فہم و ادراک رکھتے ہیں یا یہ کہ صرف احمدی کو یہ فہم حاصل ہے اور احمدی کی قربانی کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دنیا میں دوسرے مسلمان بھی قربانیاں کرتے ہیں یا یہ کہنا چاہئے کہ دوسروں کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ لوگوں کی ہمدردی اور ان کی مدد کے لئے انہوں نے ادارے بھی کھولے ہوئے ہیں۔ عیسائیوں نے، یہودیوں نے اور دوسرے مذہب والوں نے بڑی بڑی تنظیمیں بنائی ہوئی ہیں جہاں

وہ غریبوں کی مدد کرتے ہیں اور بہت کرتے ہیں۔ لیکن اس سب خدمت اور ہمدردی کے پیچھے وہ جذبہ نہیں ہے کہ خدا کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے یہ سب خدمت کرنی ہے۔ عارضی طور پر متاثر ہو کر کسی چیریٹی میں مدد تو کر دیں گے۔ لیکن یہ جذبہ نہیں کہ اللہ کا حکم ہے اس لئے مدد کرنی ہے یا اللہ کے نام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے خرچ کرنا ہے۔ اللہ کی مخلوق کی خدمت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنی ہے۔ بعض لوگ دولت بھی ایسے ذرائع سے کماتے ہیں جو کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں ہے۔ ان کے دولت کمانے کے ذریعے ناجائز ذریعے ہوتے ہیں لیکن اپنی کمپنیوں کے بجٹ میں چیریٹی کے لئے بھی کچھ رقم مختص کر دیتے ہیں تا کہ حکومت کے ٹیکسوں سے چھوٹ مل جائے۔ تو یہ سب قربانیاں جو کی جارہی ہوتی ہیں یا ان کے خیال میں جو قربانیاں کی جارہی ہوتی ہیں یہ عارضی اور سطحی اور اکثر اوقات دنیا دکھاوے کے لئے بھی ہوتی ہیں۔

لیکن ایک احمدی کی جو قربانی ہے اور جو ہونی چاہئے اس کا مقصد جیسا کہ میں نے کہا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے اور اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کرے اور اگر مالی قربانی کر رہا ہے تو وہ بھی جائز ذرائع سے کمائی ہوئی آمد سے کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ یعنی جو کچھ بھی تم اپنے اچھے مال میں سے خرچ کرتے ہو وہ تمہیں فائدہ دے گا، وہ تمہارے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خیر کا لفظ استعمال کر کے ہمیں یہ توجہ دلا دی ہے کہ تم جو مالی قربانیاں کرو، ایک تو یہ کہ محنت سے اور جائز ذرائع سے کمائے ہوئے مال میں سے کرو، یہ نہیں کہ شراب کی دکانوں پر کام کر کے یا سؤر بیچنے والی دکانوں پر کام کر کے یا پھر کوئی ایسا کام کر کے جو غیر قانونی ہو، پیسہ کما کر اس پر چندہ دے دو یا جس طرح ناجائز منافع خور کرتے ہیں کہ ناجائز پیسہ کما کر تھوڑی سی رقم غریبوں پر خرچ کر دی یا حج کر لیا اور سمجھ لیا کہ پیسہ پاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے ایسا پیسہ نہیں چاہئے۔ اللہ کی راہ میں جو تم خرچ کرو اس میں خیر ہونی چاہئے۔ وہ جائز ہونا چاہئے اور پھر تم جو یہ جائز پیسہ کما رہے ہو اس پر چندہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق ہی دو، یہ نہیں کہ آمد تو لاکھ روپے ہے اور چندہ دس روپے دے دیا اور سمجھ لیا کہ میں نے قربانی کا حق ادا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے رقم کی ضرورت نہیں ہے، میں غنی ہوں۔ اس قربانی کے ذریعے سے میں تمہیں آزما رہا ہوں کیونکہ یہ سب تمہارے ہی فائدے کے لئے ہے۔ پس یہ جو فرمایا فَلِاَنْفُسِكُمْ۔ قربانی کرتے ہوئے یہ فقرہ تمہارے ذہن میں رہنا چاہئے اور جب یہ سوچ ہو گی تو اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھو کہ تم اس حکم پر چل رہے ہو کہ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ کہ تم اللہ کی رضا جوئی کے سوا کچھ خرچ نہیں کرتے اور جو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے بارے میں فرمایا يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وہ بھرپور طریقے سے تمہیں لوٹایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ادھار نہیں رکھتا، تمہاری بھلائی کے لئے تم سے قرض مانگتا ہے تو سات سو گنا کر کے تمہیں واپس لوٹاتا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا، وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ پاک مال ہو گا، اس کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے ہو گا تو بڑھا کر لوٹایا جائے گا۔ ناجائز مال اور دھوکے سے یا غلط طریقے سے کمائے ہوئے مال کی اللہ تعالیٰ کو ضرورت نہیں، وہ اس کو قبول نہیں کرے گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احمدیوں پر بڑا احسان ہے کہ ہر احمدی مالی قربانی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے اور اس کا نیک ذرائع سے ہی کمایا ہوا مال ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بعض لوگ غلط فہمی میں بعض کام کر جاتے ہیں لیکن عموماً نیک مال کی اور قربانی کی قبولیت کی تصدیق بھی فوری ہو جاتی ہے۔

میں جانتا ہوں بعض زمیندار ہیں وہ اپنا چندہ عام بھی دیتے ہیں اور پوری شرح سے بلکہ شاید زائد دیتے ہیں کیونکہ پہلے بجٹ لکھوا دیتے ہیں، تحریک جدید وغیرہ میں بھی اس امید پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں کہ فصل یا باغ کی آمد ہو جائے گی اور بظاہر ایسی آمد والی فصل نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ وہ اپنے وعدے بڑھا کر لکھوا رہے ہوتے ہیں اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ احمدی زمیندار کی فصل ساتھ والے ہمسایوں سے بہت اچھی ہوتی ہے، بہت بہتر ہوتی ہے۔ مجھے کئی زمینداروں نے اپنے واقعات سنائے ہیں، غیر آ کر پوچھتے ہیں کہ تمہاری فصل بظاہر ہمارے جیسی تھی، کیا وجہ ہے کہ ایسی اچھی نکل آئی ہے تو احمدی زمیندار کا یہی جواب ہوتا ہے کہ کیونکہ اس میں اللہ کا حصہ ہے اس لئے بہتر نکل آئی ہے۔ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو خرچ کر رہے ہیں وہ اپنے وعدے کے مطابق اُسے بہتر کر کے ہمیں لوٹا رہا ہے۔ اسی طرح کاروبار میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ جو چندہ دینے والے ہیں ان کے کاروباروں میں بہت برکت ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو یہ نمونے ہمیں دکھاتا ہے تو یہ دکھا کر اپنے بندوں کے ایمانوں کو مضبوط کرتا ہے اور اس یقین پر قائم کرتا ہے کہ یہاں جو اس طرح انعامات ہو رہے ہیں تو اگلے جہان کے بارے میں جو انعامات کی نوید سنائی ہے وہ بھی غلط نہیں ہے وہ بھی یقیناً سچی ہے۔

آج پرانے احمدی خاندانوں میں سے بہت سے اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کے باپ دادا نے جو قربانیاں دی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی اولادوں کو کتنا نوازا ہے بعض بزرگوں کی قربانیاں تو پھلوں سے اس قدر لدی ہوئی ہیں کہ اولادوں کے لئے انہیں سنبھالنا مشکل ہے۔ جن کو اس بات کا پتہ ہے یا ادراک ہے کہ یہ فضل ان قربانیوں کا نتیجہ ہیں وہ پھر اللہ سے سودا کرتے ہیں اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کرتے ہیں۔ تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ سودے کہ وہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ ﷺ کی قوت قدسیہ سے جو انقلاب آیا اور صحابہؓ نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جان، مال کی جو قربانیاں کیں وہ ہمیں آپ ﷺ کے غلام صادق کی جماعت میں بھی نظر آتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی جب ضرورت پڑی، کسی نے اپنے بیٹے کے کفن کی رقم چندے میں بھیج دی، کسی نے اپنی پس انداز کی ہوئی تمام رقم دینی ضروریات کے لئے چندہ میں دے دی، کسی نے اپنی تمام آمد اللہ تعالیٰ کے مسیح کے قدموں میں لا کر ڈال دی یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا پڑا کہ بس آپ لوگ بہت قربانیاں کر چکے ہیں، کافی ہیں، مزید کی ضرورت نہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد خلفاء کی طرف سے جب بھی کوئی تحریک ہوئی افراد جماعت نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مالی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

ابھی کل ہی مجھے ایک دوست کا خط ملا ہے کہ میں سوچ رہا تھا کہ تحریک جدید کا نیا سال شروع ہونے والا ہے، مَیں اپنا وعدہ تین ہزار روپے لکھواؤں اور بیوی بچوں کی طرف سے اور بزرگوں کی طرف سے ملا کے مَیں اس سال اس کو بڑھا کر پانچ ہزار کر دیتا ہوں۔ تو کہتے ہیں خیال آیا کہ ادا کس طرح ہو گا؟ لیکن مَیں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ مَیں نے بہرحال اللہ کی توفیق سے انشاء اللہ، اتنا ہی یعنی پانچ ہزار روپے کا وعدہ لکھوانا ہے۔ کہتے ہیں اتنے میں ایک صاحب آئے اور ایک لفافہ مجھے دے گئے، کھولا تو اس میں تین ہزار روپے تھے، کسی نے عید کے تحفے کے لئے بھیجے تھے۔ تو کہتے ہیں مَیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر کر رہا تھا کہ ابھی تو سوچا ہی تھا کہ بڑھانا ہے تو اللہ تعالیٰ نے نواز دیا۔ اسی دوران پھر ایک اور صاحب آئے، ایک لفافہ آیا جس میں پانچ ہزار روپے تھے، باہر سے کسی دوست نے ان کو تحفہ بھیجا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں نے سوچا کہ ابھی تو مَیں نے ارادہ ہی کیا ہے کہ وعدہ بڑھانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش شروع ہو گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جس طرح اس نے فرمایا ہے بھرپور کر کے لوٹاتا ہے تو انہوں نے کہا چلو جب اس طرح آ رہا ہے تو وعدہ ہی پانچ ہزار کی بجائے دس ہزار کر دو اور پھر اپنی بیوی سے کہا کہ مَیں نے تو یہ وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک شروع ہوا ہے، تمہارا کیا ارادہ ہے؟ بیوی نے بھی اپنا وعدہ بڑھایا کہ میرا بھی اتنا لکھوا دیں۔ میں ان کو ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں ان کے ذرائع ایسے نہیں ہیں کہ آسانی سے اتنا دے سکیں، لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کا فہم و ادراک ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی پر یقین ہے، دین کی ضرورت کا خیال ہے، خلافت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک انعام سمجھتے ہیں، اس لئے بے خوف ہو کر یہ قدم اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اور ایسے بہت سے دوسرے لوگوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔

مالی جائزہ پیش کرنے کے سے پہلے میں ایک بات کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحریک جدید کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی مختلف سالوں میں اس تحریک جدید کے بارے میں جماعت کی رہنمائی فرماتے رہے کہ اس کے کیا مقاصد ہیں اور کس طرح ہم ان مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس وقت شروع میں آپؓ نے جماعت کے سامنے 19 مطالبات رکھے اور پھر بعد میں مزید بھی رکھے۔ یہ تمام مطالبات ایسے ہیں جو تربیت اور روحانی ترقی اور قربانی کے معیار بڑھانے کے لئے بہت ضروری ہیں اور آج بھی اہم ہیں، جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

مثلاً پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔ آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ سادگی اختیار کر کے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جا سکتی ہے۔ بعض لوگوں کو بلاضرورت گھروں میں بے تحاشا مہنگی سجاوٹیں کرنے کا شوق ہوتا ہے، سجاوٹ تو ہونی چاہئے، صفائی بھی ہونی چاہئے، خوبصورتی بھی ہونی چاہئے لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سجاوٹ صرف مہنگی چیزوں سے ہی ہوتی ہے۔ تو بہت سارے ایسے بھی ہیں جو پیسے جوڑتے ہیں تا کہ سجانے کی فلاں مہنگی چیز خریدی جائے، بجائے اس کے کہ یہ پیسے جوڑیں کہ فلاں کام کے لئے چندہ دیا جائے۔ پھر شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں۔ اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہو سکتی ہیں، مساجد کی تعمیر میں دیا جا سکتا ہے، اور کاموں میں دیا جا سکتا ہے، مختلف تحریکات میں دیا جا سکتا ہے۔

پھر آپؓ نے اس وقت ایک یہ مطالبہ بھی کیا کہ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کیا جائے۔ آجکل بھی اسلام پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے ہو رہے ہیں۔ اکثر ملکوں میں خدام الاحمدیہ کے ذریعہ سے مجلس سلطان القلم اچھی آرگنائز ہے۔ لیکن ابھی بھی اس میں بہتری کی گنجائش ہے۔ پھر آجکل مغربی معاشرے میں نام نہاد صوفی ازم بہت چلا ہوا ہے اس سے متاثر ہو کر مغرب میں نوجوان غلط راہوں پر چل پڑے ہیں۔ مغربی

معاشرے میں خداتعالیٰ کی ذات کو بھی بہت نشانہ بنایا جارہا ہے۔ پچھلے دنوں کسی نے ایک کتاب بھی لکھی جو کرسمس سے پہلے آئی اور یہاں کی بہترین کتاب بیسٹ سیلر (Best Seller) کتاب کہلاتی ہے، اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کی نفی اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی نفی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خداتعالیٰ کے وجود سے انکار بھی یہاں مغرب میں فیشن بنتا جارہا ہے۔ تو جماعتی پروگرام کے تحت بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس چیز پر نظر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اپنے بچے لڑکے، نوجوان بچیاں ان چیزوں سے متاثر نہ ہوں۔ اس کے جواب کے پروگرام بنائیں۔ صرف یہ کہنا کہ نہیں، فضول ہے اس کی بجائے باقاعدہ دلیل کے ساتھ جواب تیار ہونے چاہئیں۔ جو مختلف سوال اٹھ رہے ہیں وہ یہاں مرکز میں بھی بھجوائیں، مجھے بھی بھجوائیں تا کہ ان کے ٹھوس جواب بھی تیار کئے جائیں۔

پھر ایک مطالبہ وقف عارضی کا ہے اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ باہر کی دنیا میں (باہر سے مراد یورپ اور مغربی ممالک، افریقہ وغیرہ) اگر آرگنائز کرکے اس مطالبے پر سارے نظام پر کام کیا جائے تو اپنوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور تبلیغ کے لحاظ سے بھی، بہت بہتری پیدا ہوگی، جماعتیں اس طرف بھی توجہ کریں۔

پھر وقف بعد از ریٹائرمنٹ ہے۔ ان مغربی ممالک میں بھی جماعتی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور یہاں کیونکہ حکومت کی طرف سے، اداروں کی طرف سے سہولتیں ملتی ہیں اس لئے جو احمدی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ سہولیات لے رہے ہیں ان کو اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ جماعت سے مالی مطالبہ نہ ہو کیونکہ ان کی ضروریات تو ان سہولتوں سے جو وہ حکومت سے یا اداروں سے لے رہے ہیں یا پنشن وغیرہ سے جو رقم مل رہی ہے اس سے پوری ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ تو ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ کام تلاش کرتے ہیں کیونکہ بعض ایسی ذمہ داریاں ہوتی ہیں جن کو پورا کرنا ہوتا ہے، بچے وغیرہ ابھی پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تو بہر حال جن کی ذمہ داریاں ایسی نہیں ہیں اور اگر صحت اچھی ہے تو ان کو اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے رضا کارانہ طور پر پیش کرنا چاہئے۔ لیکن بعض دفعہ ذہنوں میں یہ بات آجاتی ہے کہ شاید ہم رضا کارانہ کام کرکے جماعت پر کوئی احسان کر رہے ہیں، تو اگر اپنے آپ کو پیش کرنا ہو تو اس سوچ کے ساتھ آئیں کہ اگر ہم سے کوئی جماعتی خدمت لے لی جائے تو جماعت اور خداتعالیٰ کا ہم پر احسان ہوگا۔

ایک مطالبہ نوجوانوں کا بیکاری کی عادت ختم کرنے کا تھا۔ یہ بھی بڑی خطرناک بیماری ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بعض بے کار نوجوان اس لئے بے کار ہیں کہ یا تو ان کے جو رشتہ دار، والدین، بھائی وغیرہ باہر ہیں وہ باہر سے رقم بھیج دیتے ہیں اس لئے ذمہ داری کا احساس نہیں۔ یا اس امید پر بیٹھے ہیں کہ باہر جانا ہے۔ اب باہر جانا بھی اتنا آسان نہیں رہا، ان لوگوں کو بھی غلط امیدوں پر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اور جو آتے ہیں ان کے بھی یہاں اتنی آسانی سے کیس پاس نہیں ہوتے۔ اس لئے بلاوجہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اور دھوکے میں نہ رہیں۔ اپنے نفس کو دھوکہ نہ دیں اور اپنے آپ کو سنبھالیں۔ جماعت اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس بارے میں معین پروگرام بنانا چاہئے اور نوجوانوں کو سنبھالنا چاہئے۔ یہ لوگ جو فارغ بیٹھے ہیں، فارغ بیٹھے یہ مطالبے کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا کسی طرح باہر جانے کا انتظام ہو جائے۔ بعض لڑکوں کے ماں باپ لکھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے حالات خراب ہیں باہر بلوالیں۔ باہر بلوانا کون سا آسان ہے۔ یا ہماری شادی باہر کروادیں یا جو بھی ذریعہ ہو۔ اور ایسے لوگوں میں سے جب کسی کی شادی یہاں ہو جاتی ہے اور یہاں آجاتے ہیں تو جب ان ملکوں میں ان کا Stay پکا ہو جاتا ہے تو پھر بیویوں پر ظلم کرنے شروع کر دیتے ہیں یا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک غلط رو خاص طور پر پاکستان میں اور ہندوستان میں چل پڑی ہے۔ ایسے نوجوانوں کو میں کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں محنت کی عادت ڈالیں اور محنت کرکے کھائیں۔ اس دوران میں اگر باہر کا کوئی انتظام ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن صرف اس لئے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھے رہنا کہ باہر جانا ہے، اس سے بہت ساری غلط قسم کی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور بہت ساری برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر وہ برائیاں معاشرے میں، اس ماحول میں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح بعض ایسے ہیں جو یہاں آکر بھی ہنر نہیں سیکھتے، زبان نہیں سیکھتے، اور ذرا سی کوئی تکلیف ہو جائے تو بیماری کا بہانہ کرکے گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ کیونکہ مدد مل جاتی ہے اس لئے کام نہیں کرتے۔ بیکاری کی عادت کے خلاف ایسی مہم یہاں بھی چلانے کی بہت ضرورت ہے۔

بہر حال یہ چند مطالبات میں نے بیان کئے ہیں، جماعتیں اپنے حالات کے مطابق جائزہ لیں اور دیکھیں کہ اس وقت کس مطالبے کی طرف یا کتنے مطالبات کی طرف اپنے مقامی حالات کے لحاظ سے خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سے جہاں معاشی اور معاشرتی مسائل حل ہوں گے وہاں جماعتوں میں تربیت اور قربانی کے معیار بھی بڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی میں ایک سچے احمدی کی روح پیدا فرمائے۔

اب میں کچھ کوائف پیش کرتا ہوں۔ تحریک جدید کا یہ سال جو اکتوبر میں ختم ہوا ہے، اس میں جماعتوں کی طرف سے جو رپورٹس آئی ہیں (تقریباً بڑی جماعتوں کی رپورٹس تو آہی جاتی ہیں، بعض دفعہ چھوٹی جماعتیں رہ جاتی ہیں)۔ اس کے مطابق تحریک جدید کی کل وصولی 35 لاکھ پانچ ہزار پاؤنڈ کی ہے۔ الحمدللہ۔ اور اللہ کے فضل سے جماعتوں کی مجموعی رپورٹ میں وصولی کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پہ ہے، پھر امریکہ ہے، پھر تیسرے نمبر پہ برطانیہ، پھر جرمنی، پھر کینیڈا، پھر انڈونیشیا، پھر ہندوستان، آسٹریلیا، بلجیم، ماریشس اور سوئٹزرلینڈ۔ افریقہ کے ممالک میں نائیجیریا پہلے نمبر پہ ہے۔ لیکن غانا کی طرف سے میرا خیال ہے رپورٹ نہیں آئی، غانا والوں کو بھی ذرا تھوڑا سا اپنے آپ کو ایکٹو (Active) کرنا چاہئے۔ ایک میدان میں ذرا تیز ہوتے ہیں تو دوسرے میدان کو بھول جاتے ہیں۔ جماعتوں میں رپورٹیں بھجوانے کی جو کمزوری ہے اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور باقاعدہ رپورٹس بھجوایا کریں۔

چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کی جو تعداد ہے، اس میں جو افراد شامل ہوئے ان کی تعداد 4 لاکھ 82 ہزار 460 ہے، جو گزشتہ سال سے 40 ہزار زیادہ ہے۔

اسی طرح دفتر اول کا میں نے اعلان کیا تھا کہ اس میں کھاتے جاری کئے جائیں، تو اللہ کے فضل سے تمام کھاتہ جات جاری ہو چکے ہیں۔

پاکستان والوں کا اوّل دوم سوم کا ایک علیحدہ مقابلہ بھی ہوتا ہے۔ (پاکستانی خاص طور پر بڑے شوق سے سن رہے ہوتے ہیں) تو پاکستان کی جماعتوں میں اوّل لاہور ہے، دوم ربوہ اور سوم کراچی اور جماعتوں میں راولپنڈی اور پھر اسلام آباد، فیصل آباد، ملتان، کوئٹہ، کنری۔ یہ کنری چھوٹی سی جماعت ہے اور غریب بھی ہے، ان لوگوں کی آمد کا معیار اتنا اچھا نہیں ہے۔ کچھ کاروباری ہیں اور کچھ زمیندار بھی ہیں، یہاں پانی کی بہت کمی رہتی ہے اس کے باوجود میرے خیال میں ان لوگوں کی قربانی کا معیار اللہ کے فضل سے بہت اچھا ہے۔ پھر پشاور ہے، پھر بہاولپور ہے، خانیوال ہے، ڈیرہ غازی خاں ہے۔ اور ضلعوں میں سیالکوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، میرپور خاص، شیخوپورہ، بہاولنگر، حیدرآباد، نارووال، اوکاڑہ، سانگھڑ اور قصور۔

اس دفعہ میں نے یہاں U.K. کا بھی تھوڑا سا جائزہ لیا ہے۔ آپ کو بھی ذرا تھوڑا سا جھنجوڑا جائے۔ دیکھتے ہیں اس جائزے کے بعد آپ شرمندہ ہوتے ہیں یا مجھے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ بریڈفورڈ کا جو جائزہ سامنے آیا ہے ان کی وصولی گزشتہ سال 14 ہزار 500 پاؤنڈ تھی، اس سال پچھلے سال سے ایک ہزار پاؤنڈ کم ہوگئی۔ قدم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے کی طرف ہے، ترقی معکوس ہوگئی ہے۔ اور پچھلے سال انہوں نے پر ہیڈ (Per Head) 49 پاؤنڈ سے زیادہ چندہ دیا تھا۔ اور اس سال وہ چندہ بھی گر کے 22 پاؤنڈ رہ گیا ہے۔ پھر تحریک جدید میں تعداد بھی نصف سے کم شامل ہے۔ ایک وجہ یہ پیش کریں گے کہ ہم مسجد بنا رہے ہیں جس کی خاطر بڑی قربانیاں ہو رہی ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے، ضرور بنائیں لیکن مسجدیں دنیا میں ہر جگہ بن رہی ہیں اور قربانیاں بھی بڑھ رہی ہیں۔

پھر میں نے ایک اور جماعت برمنگھم کا بھی جائزہ لیا۔ اس میں بھی شامل ہونے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ پچھلے سال یہاں 53.96 پاؤنڈ پر ہیڈ (Per Head) ادائیگی تھی اور اس سال شکر ہے 54.62 ہے اور ٹوٹل میں بھی تقریباً سات آٹھ سو پاؤنڈ کی رقم کا تھوڑا اضافہ ہوا ہے۔ حالانکہ برمنگھم میں تو فی الحال کسی مسجد کا بہانہ بھی نہیں ہے۔

لندن میں میں نے ایک جائزہ یہ لیا کہ یہاں جو جماعتیں ہیں، میری خواہش تھی اور اس خواہش کے مطابق ہی نتیجہ نکلا ہے کہ ان میں سے مسجد فضل کی ادائیگی سب سے بہتر ہے۔ اور فی کس ادائیگی 101 پاؤنڈ ہے۔ حالانکہ یہاں بھی وہی کمائی کرنے والے، اسی طرح کے لوگ رہتے ہیں۔ تو یہ سب سے بڑھ کے ہے۔ اور میرا خیال ہے سارے انگلستان میں سب سے زیادہ بڑھ کے ادائیگی کرنے والے مسجد فضل کے حلقے کے ہیں اور انہوں نے ٹوٹل وصولی میں اضافہ بھی تقریباً ڈیڑھ ہزار سے زائد کا کیا ہے۔

بیت الفتوح والوں کا فی کس چندہ پچھلے سال سے گر گیا ہے۔ 34 پاؤنڈ تھا اور اس سال 23 پاؤنڈ رہ گیا ہے۔ یہاں ان پر کون سا خاص بوجھ پڑا ہے۔

ٹونگ کی جماعت کے چندہ دینے والوں کی تعداد تو بڑھ گئی، گزشتہ سال 255 چندہ دینے والے تھے اور اس سال 382 ہیں لیکن فی کس چندہ کی ادائیگی 4 پاؤنڈ کم ہوگئی ہے۔ تو یہ ہے آپ کا جائزہ۔ اب جماعتیں خود سوچ لیں۔ دنیا کے جائزے میں میں پہلے بتا چکا ہوں انگلستان تیسرے نمبر پر آیا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کا کچھ تھوڑا سا تسلی بخش ہے مگر اتنا بھی نہیں۔ تیسرے نمبر پر آنے کے باوجود بعض بڑی جماعتوں میں ادائیگی کم ہے۔

دنیا میں ایک جائزہ میں نے یہ لیا ہے کہ کس ملک نے فی کس زیادہ چندہ دیا ہے تو امریکہ کا 91 پاؤنڈ اور

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

U.K. کا 45.85 بنتا ہے۔ مسجدوں کی بات ہوئی تھی۔ اللہ کے فضل سے امریکہ کا رجحان بھی آج کل بڑی تیزی سے مسجدیں بنانے کی طرف ہے۔ انہوں نے کئی مساجد بنائی ہیں اور مزید بنانی ہیں، زمینیں خرید رہے ہیں۔ ٹھیک ہے وہاں بہت آمدنی والے لوگ بھی ہیں لیکن بہرحال قربانی بھی اس لحاظ سے بہت کر رہے ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے میں نے تحریک کی۔ اس میں انہوں نے بہت بڑی رقم دی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان اور اخلاص میں برکت ڈالے، آمدنیوں میں برکت ڈالے۔ تو انگلستان امریکہ کا نصف ہے، 45 پاؤنڈ فی کس، جبکہ ڈالر اور پاؤنڈ کی جو آپس کی نسبت ہے وہ بھی نصف ہے، 2 ڈالر ہوں تو ایک پاؤنڈ بنتا ہے۔ کینیڈا 26 پاؤنڈ، ان میں بھی گنجائش ہے۔ ان کا بھی کہنا ہے کہ مسجدیں بنا رہے ہیں، جلسہ گاہ بھی خریدی لیکن گنجائش وہاں موجود ہے۔ جرمنی 18 پاؤنڈ، ان میں بھی کافی گنجائش ہے۔ تو ایک یہ ہے۔

پاکستان سے جو رپورٹ آئی ہے، وہ باقاعدہ دفتر اول دوم سوم کے لحاظ سے تفصیلی رپورٹ آتی ہے۔ ایک تو باہر کی جماعتوں کو بھی اپنی رپورٹس ان دفاتر کے حساب سے بھجوانی چاہئیں جن کا نام آپ کی قواعد کی کتاب میں Phase یا Stage رکھا ہوا ہے۔ پہلے سال آسانی کے لئے مَیں جماعتوں کو کہتا ہوں کہ دفتر پنجم جو میرے دور میں شروع ہوا، جس کا مَیں نے اعلان کیا تھا، اس سے شروع کریں کہ اس میں گزشتہ تین سال میں کتنے لوگ شامل ہوئے اور آئندہ جو شامل ہوں گے ان کا اندراج ہوتا کہ پتہ لگے کہ اس دفتر میں کتنی تعداد ہے۔ اس کو مکمل کرکے پھر دوسرے دفاتر میں دیکھتے جائیں کہ کتنی کتنی تعداد ہے۔ یہ ریکارڈ درست ہونا چاہئے۔

تحریک جدید کے شروع میں جو بزرگ جماعت کی خدمت کرتے رہے، مَیں نے ان کے ناموں کو دیکھا تو دعا کی غرض سے اور اس لئے کہ ان کی اولادوں کو ذرا احساس ہو اور ان میں سے اگر کوئی خدمت نہیں کر رہا تو ان میں احساس پیدا ہو اور وہ بھی آئندہ آگے بڑھیں۔ تو اس تحریک کے بعد 1935ء میں شروع کا جو پہلا دستہ گیا تھا اس میں مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور گئے، صوفی عبدالغفور صاحب چین گئے۔ صوفی عبدالقدیر نیاز صاحب جاپان گئے، چوہدری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی ہانگ کانگ گئے، حافظ مولوی عبدالغفور صاحب جالندھری جاپان، حاجی احمد خان صاحب ایاز ہنگری و پولینڈ، محمد ابراہیم صاحب ناصر ہنگری، ملک محمد شریف صاحب گجراتی سپین و اٹلی، مولوی رمضان علی صاحب ارجنٹائن، مولوی محمد دین صاحب البانیہ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مشورہ کرکے اور بالکل معمولی رقم دے کر جب ان کو بھیجا تھا تو اس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ مَیں نے مبلغین کی جو سیلیکشن کی ہے تو صرف یہ دیکھا تھا کہ جرأت سے کام کرنے والے ہیں، لیاقت کا زیادہ خیال نہیں رکھا تھا۔

پھر دوسرا گروپ گیا جس میں ملک عطاء الرحمان صاحب فرانس، چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ انگلستان، حافظ قدرت اللہ صاحب ہالینڈ، چوہدری اللہ دتہ صاحب فرانس، چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر سپین، چوہدری محمد اسحاق صاحب سپین، مولوی محمد عثمان صاحب اٹلی، اسی طرح ابراہیم خلیل صاحب اٹلی، غلام احمد صاحب بشیر ہالینڈ (شامل تھے)۔

مبلغین کے لئے بھی مَیں یہاں یہ بھی بتا دوں کہ یہ فوری فیصلہ ہوا کہ بشارت احمد صاحب نسیم کو غانا بھجوانا ہے۔ ان کو صرف چند گھنٹوں کا وقت ملا کہ چند گھنٹوں میں تیار ہوں اور غانا کے لئے روانہ ہو جائیں۔ آجکل ہوتا ہے کہ ہمیں اتنی تیاری کا وقت مل جائے، یہ ہو، وہ ہو۔ تو بہرحال یہ لوگ بڑی قربانیاں کرنے والے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ ’’میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے۔ اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیّبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر مَیں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں‘‘۔ (ازالہ اوہام ۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ایک تاریخی واقعہ ہے جو مَیں بتانا چاہتا ہوں، جس کا ہم میں سے بہتوں کو علم نہیں ہوگا اور دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس ملک میں احمدیت کو جلد پھیلائے۔ 1946ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے الفضل میں ایک اعلان شائع ہوا تھا، اس کا کچھ حصہ میں پڑھتا ہوں۔

فرماتے ہیں۔ ’’اٹلی سے عزیزم ملک محمد شریف صاحب مبلغ نے اطلاع دی ہے کہ شریف دوتسا ایک البانوی سرکردہ اور رئیس جو البانیہ اور یوگوسلاویہ دونوں ملکوں میں رسوخ اور اثر رکھتے تھے (دونوں ملکوں کی سرحدیں ملتی ہیں اور البانیہ کی سرحد پر رہنے والے یوگوسلاویہ کے باشندے اکثر مسلمان ہیں اور بارسوخ ہیں۔ اور دونوں ملکوں میں ان کی جائیدادیں ہیں۔ عزیزم مولوی محمد الدین صاحب اس علاقے میں رہ کر تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے وہاں کئی احمدی ہوئے، بعد میں مسلمانوں کی تنظیم سے ڈر کر انہیں یوگوسلاوین حکومت نے وہاں سے نکال دیا اور وہ اٹلی آ گئے) اور جو یوگوسلاویہ کی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی طرف سے نمائندے تھے، جنگ سے پہلے احمدی ہو گئے تھے اور بہت مخلص تھے۔ انہیں البانیہ کی موجودہ حکومت نے جو کمیونسٹ ہے، ان کے خاندان سمیت قتل کروا دیا ہے۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ کیمونسٹ طریق حکومت کے مخالف تھے اور جو مسلمان اس ملک میں اسلامی اصول کو قائم رکھنا چاہتے تھے ان کے لیڈر تھے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون‘‘۔

پھر آگے فرماتے ہیں کہ ’’مرتے تو سب ہی ہیں اور کوئی نہیں جو الٰہی مقررہ عمر سے زیادہ زندہ رہ سکے۔ مگر مبارک ہے وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی حمایت کرتے ہوئے مارا جائے۔ شریف دوتسا کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ یورپ کے پہلے احمدی شہید ہیں اور اَلْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ کے مقولہ کے ماتحت اپنے بعد میں آنے والے شہداء کے لئے ایک عمدہ مثال اور نمونہ ثابت ہو کر وہ ان کے ثواب میں شریک ہوں گے..........‘‘۔

پھر فرمایا کہ ’’یہ واقعہ ہمارے لئے تکلیف دہ بھی ہے اور خوشی کا موجب بھی۔ تکلیف کا موجب اس لئے کہ ایک بارسوخ آدمی جو جنگ کے بعد احمدیت کی اشاعت کا موجب ہو سکتا تھا، ہم سے ایسے موقعہ پر جدا ہو گیا جب ہماری تبلیغ کا میدان وسیع ہو رہا تھا اور خوشی کا اس لئے کہ یورپ میں بھی احمدی شہداء کا خون بہایا گیا۔ وہ مادیت کی سرزمین جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دور بھاگ رہی تھی اور وہ علاقہ جو کیمونزم کے ساتھ دہریت کو بھی دنیا میں پھیلا رہا تھا وہاں خدائے واحد کے ماننے والوں کا خون بہایا جانے لگا ہے۔ یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ اس کا ایک ایک قطرہ چلاّ چلاّ کر خدا تعالیٰ کی مدد مانگے گا۔ اس کی رطوبت کھیتیوں میں جذب ہو کر وہ غلّہ پیدا کرے گی جو ایمان کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے گرم اور کھولتا ہوا خون پیدا کرے گا..........‘‘۔

پھر فرمایا ’’اب یورپ میں توحید کی جنگ کی طرح ڈال دی گئی ہے۔ مومن اس چیلنج کو قبول کریں گے اور شوق شہادت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہو۔ اور سعادت مندوں کے سینے کھول دے..........‘‘۔

فرماتے ہیں ’’اے ہندوستان کے احمدیو! ذرا غور تو کرو تمہاری اور تمہارے باپ دادوں کی قربانیاں ہی یہ دن لائی ہیں۔ تم شہید تو نہیں ہوئے مگر تم شہید گر ضرور ہو۔ افغانستان کے شہداء ہندوستان کے نہ تھے۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ انہیں احمدیت ہندوستانیوں ہی کی قربانیوں کے طفیل حاصل ہوئی۔ مصر کا شہید ہندوستانی تو نہ تھا مگر اسے بھی ہندوستانیوں ہی نے نور احمدیت سے روشناس کروایا تھا۔ اب یورپ کا پہلا شہید گو ہندوستانی نہ تھا مگر کون تھا جس نے اس کے اندر اسلام کا جذبہ پیدا کیا۔ کون تھا جس نے اسے صداقت پر قائم رہنے کی ہمت دلائی؟ بے شک ایک ہندوستانی احمدی۔ اے عزیزو! فتح تمہاری سابق قربانیوں سے قریب آ رہی ہے۔ مگر جوں جوں وہ قریب آ رہی ہے تمہاری سابق قربانیاں اس کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہیں۔ نئے مسائل نئے زاویۂ نگاہ چاہتے ہیں۔ نئے اہم امور ایک نئے رنگ کی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں..........‘‘۔

پھر آپ نے فرمایا ’’پس اے عزیزو! کمریں کس لو اور زبانیں دانتوں میں دبا لو۔ جو تم میں سے قربانی کرتے ہیں وہ اور زیادہ قربانیاں کریں۔ اپنے حوصلہ کے مطابق نہیں، دین کی ضرورت کے مطابق اور جو نہیں کرتے قربانی کرنے والے انہیں بیدار کریں‘‘۔ اور تحریک جدید میں زیادہ شامل کریں۔

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ 12/جولائی 1946ء)

اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے براہ راست مخاطب ہندوستان کے احمدی تھے جن کی اکثریت تھی اور اس وقت احمدیوں کی اکثریت تھی بھی ہندوستان میں سے، وہیں خطبہ نشر ہوتا تھا۔ ایم ٹی اے کا کوئی نظام تو تھا نہیں۔ یہ 1946ء کی بات ہے، اس کے بعد ان کی اکثریت پاکستان میں آباد ہو گئی یا ان کی اولادیں اس وقت پاکستان میں آباد ہیں یا اِس وقت ان میں سے بعض کی اولادیں مغربی ممالک میں آ کر آباد ہو گئی ہیں یا آباد ہونے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تو پاکستان میں رہنے والے احمدیوں نے آج بھی اس پیغام کو یاد رکھا ہوا ہے۔ جیسا کہ میں نے ادائیگیوں کی صورتحال اور پوزیشن بتائی ہے، اس سے واضح ہے۔ باوجود غربت کے، باوجود روپے کی ویلیو (Value) نہ ہونے کے انہوں نے اتنا بڑا قربانی کا ایک معیار قائم کیا ہے کہ دیکھ کے حیرت ہوتی ہے۔

جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام دیا اس وقت شاید احمدیت کے نام پر ہندوستان میں

کوئی احمدی شہید نہیں ہوا تھا۔لیکن اس کے بعد اس پیغام کے سننے والوں میں سے بھی بعض شہداء کی صف میں شامل ہوگئے اور بے خوف وخطر خداتعالیٰ کی راہ میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کردیئے اور ان کی اولادوں میں سے بھی بہت سوں نے اللہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں اور ابھی تک کرتے چلے جارہے ہیں۔اور جیسا کہ ہم آج دیکھ رہے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا کہ اپنی جانوں کے ساتھ اپنے مال بھی بے دریغ خداتعالیٰ کی راہ میں خرچ کررہے ہیں۔

پس ان لوگوں کی اولادوں اور ان خاندانوں سے وابستہ احمدیوں کو جو آج دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہیں اور مالی لحاظ سے بہت بہتر ہیں،مَیں اس طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ آپ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اور آپ بھی ان انعامات کے وارث تبھی ٹھہریں گے جب اپنی قربانیوں کے معیار میں بہتری پیدا کریں گے اور اس روح کو اپنے اندر قائم کریں گے کہ آج دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے کے لئے ہم نے ہر قسم کی قربانیاں دینی ہیں۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کے مقامی باشندوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ آپ نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ میں سے بہت سوں نے ہر قسم کی قربانیوں کے اعلیٰ ترین معیار بھی قائم کئے ہیں تو اپنے ہم وطنوں میں جو احمدیت قبول کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں آگئے ہیں یہ روح پیدا کریں کہ اگر پہلوں سے ملنا ہے تو پھر آخرین کی جماعت کے لئے ان قربانیوں کو بھی ہنسی خوشی پیش کرنا ہوگا جن قربانیوں کا اللہ تعالیٰ ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بڑھ چڑھ کر اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں پیش کریں تا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام تمام دنیا کو باحسن پہنچایا جاسکے۔

پس آج دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دین کی اشاعت کے لئے اپنے پاک مالوں میں سے قربانی پیش کرنے کے لئے نہ صرف تیار رہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر پیش کریں۔اور اس کے بدلے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اسی طرح وارث بنیں گے جس طرح وہ لوگ بنے جنہوں نے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح تمام دنیا میں ہر احمدی کو خواہ کسی بھی ملک یا نسل کا ہے خلافت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔لیکن میں پاکستانی احمدیوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جو یہ اعزاز حاصل کرچکے ہیں اور گزشتہ کئی سالوں سے کرتے آرہے ہیں حتی المقدور کوشش کریں گے کہ یہ ان کے پاس ہی رہے۔آپ کی قربانیوں کی تاریخ جماعت احمدیہ کی بنیاد کے دن سے ہے جبکہ باقی دنیا کی تاریخ احمدیت اتنی پرانی نہیں اور اسی طرح قربانیوں کی تاریخ اتنی پرانی نہیں۔پس اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔آپ کی ہر قربانی کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ پھل پھول بخشا ہے اور آئندہ قربانیاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر پھل پھول لائیں گی۔آج سب سے زیادہ جان کی قربانیاں پیش کیں تو پاکستانی احمدیوں نے کیں۔ مسلسل ذہنی ٹارچر اور تکلیفیں برداشت کی ہیں تو پاکستانی احمدیوں نے کی ہیں۔ باوجود نامساعد حالات کے مالی قربانیوں میں بڑھنے کے معیار کو پاکستانی احمدیوں نے قائم رکھا ہے۔اللہ تعالیٰ کبھی یہ قربانیاں ضائع نہیں کرے گا۔انشاء اللہ۔ بلکہ کامیابیوں کے آثار بڑے واضح طور پر نظر آنے لگ گئے ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ جب راستے کی ہر روک خس وخاشاک کی طرح اڑ جائے گی۔لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو دعاؤں میں سجا کر پیش کریں اور پیش کرتے رہیں اور رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا کی آواز ہر دل سے نکلتی رہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ آسٹریا کے پہلے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(قاضی شفیق احمد ،صدر جماعت آسٹریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کو اپنا پہلا یک روزہ جلسہ سالانہ مورخہ 24 ستمبر 2006ء کو وی آنا (Wienna) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس جلسہ کے لئے محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مبلغ جرمنی کو مرکزی نمائندہ بنا کر بھیجا۔

ممبران مجلس عاملہ اور دیگر احباب جماعت پر مشتمل ایک کمیٹی تین ہفتہ پہلے ہی سے جلسہ کی تیاریوں میں مصروف ہوگئی تھی ۔جلسہ کا پروگرام اور دعوت نامے تیار کئے گئے اور بہت سے معززین شہر کو دعوت دی گئی۔جلسہ کے لئے وی آنا میں ایک کمیونٹی ہال بک کروایا گیا جو ایک بڑے اور ایک چھوٹے ہال پر مشتمل تھا۔

جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے ہوا۔ اجلاس کی صدارت مرکزی نمائندہ مکرم محمد جلال شمس صاحب نے کی ۔اجلاس کی پہلی تقریر مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب نے کی ۔ان کی تقریر کا عنوان تھا’’ قرآن کریم سرچشمہ ٔہدایت و برکات اور والدین سے حسن سلوک رضائے الٰہی کا ایک ذریعہ‘‘۔

اجلاس کی دوسری تقریر میں سیکرٹری صاحب مال جماعت آسٹریا مکرم محمد آفاق خان صاحب نے’’ چغلی اور غیبت جیسی اخلاقی بیماریوں کو اپنا موضوع بنایا۔

اجلاس کی تیسری تقریر میں جو جرمن زبان میں تھی مکرم نبیل احمد صاحب نے’’ جہاد اور اس کے بارہ میں یورپ میں پائی جانے والی غلط فہمیوں‘‘ کی وضاحت کی۔

پہلے اجلاس کی آخری تقریر خاکسار(قاضی شفیق احمد،صدر جماعت آسٹریا) کی تھی۔تقریر کا موضوع تھا’’سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام‘‘۔تقریر کے ساتھ ہی پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

وقفہ برائے طعام میں ان احباب کو جن کا روزہ نہ تھا کھانا دیا گیا۔کھانے کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ دو بجے بعد دوپہر جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب نے کی ۔تلاوت قرآن کریم اور کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد پہلی تقریر جماعت جرمنی سے آئے ہوئے معزز مہمان مکرم ریاض فانی صاحب نے ’’انصاراللہ کی ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر کی۔

اجلاس کی دوسری تقریر جو جرمن زبان میں تھی مکرم محمد وہاب صاحب جنرل سیکرٹری جماعت آسٹریا نے’’ احمدی اور غیر احمدی کے عقائد میں فرق‘‘ کی وضاحت کی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم محمد جلال شمس صاحب کی تھی ۔انہوں نے خلافت کی ضرورت واہمیت اور خلیفہ کی اطاعت کو اپنی تقریر کا موضوع بنایا اور نہایت اہم نصائح کیں۔آخر میں مجلس سوال وجواب کا انعقاد ہوا۔اس دوران میں ایک زیر تبلیغ دوست نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔جلسہ کی تمام کارروائی کے دوران حاضرین نے نہایت نظم وضبط کا مظاہرہ کیا اور بڑی دلچسپی سے جلسہ کی تقاریر کو سنا۔

اس جلسہ میں حاضری 80 فیصد رہی۔ اس طرح یہ جلسہ نہایت کامیابی سے شام پانچ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علی ذلک۔جلسہ کے بعد جماعت کے سینٹر میں افطاری اور کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس پہلے جلسہ سالانہ کو آسٹریا میں ترقی کا پیش خیمہ بنائے اور لوگوں کو ان انوار و برکات سے مالا مال کرے جو اس جلسہ سے وابستہ ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعائیں شاملین جلسہ کے حق میں پوری فرمائے۔آمین

❁❁❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک گھڑی

(خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک گھڑی احباب جماعت کو دکھائی تھی جس کو سویٹزرلینڈ میں اس کی بنانے والی کمپنی سے ٹھیک کروایا گیا تھا۔اس گھڑی کے متعلق ایک دلچسپ واقعہ خاکسار نے بہت پہلے سے سنا ہوا تھا جو خاکسار بغرض ریکارڈ بیان کرنا مناسب خیال کرتا ہے۔

1962ء میں جب خاکسار بطور ایگزیکٹو انجینئر الیکٹرسٹی واپڈا گوجرانوالہ میں کام کرتا تھا تو چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم لاہور سے تشریف لائے اور ایک رات میرے ہاں قیام فرمایا۔آپ بہت مخلص ، صاحب رویاء بزرگ تھے اور لاہور کے حلقہ اسلامیہ پارک کے صدر تھے۔(آپ میرے خالو تھے)باتوں باتوں میں فرمانے لگے کہ ایک بار مَیں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص میرے پاس ایک گھڑی لایا ہے اور کہتا ہے کہ یہ گھڑی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اسے ٹھیک کردو۔مَیں نے جب اسے بغرض مرمت کھولا تو دیکھا کہ یہ گھڑی عام گھڑیوں سے اپنی ساخت میں مختلف ہے۔ جہاں عام گھڑیوں میں ایک سپرنگ ہوتا ہے اس گھڑی میں دو تھے۔ چوہدری صاحب محکمہ بجلی میں بطور ایس ڈی او سول(SDO Civil) ریٹائر ہوئے اور گھڑیوں کو بطور Hobby ٹھیک کرلیا کرتے تھے ۔ وہ کہتے تھے کہ خواب آئی اور ذہن سے اتر گئی۔بعض دفعہ خواب میں انسان کسی کو دیکھتا ہے اور مراد اس کا خلیفہ یا بیٹا ہوتا ہے وغیرہ۔

کچھ عرصہ گزر گیا تو ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی حضرت مرزا عبدالعزیز مغل صاحبؓ میرے پاس ایک گھڑی لائے اور کہا کہ یہ گھڑی ذرا احتیاط سے ٹھیک کرنی ہے۔ جب مَیں نے اس گھڑی کو بغرض مرمت کھولا تو مجھے اپنی خواب یاد آگئی اور مَیں نے دل میں کہا کہ یہ تو وہی گھڑی ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھی تھی۔مَیں نے مرزا صاحب سے پوچھا کہ یہ گھڑی کن کی ہے؟ تو فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے۔ مجھ یہ سن کر بہت لطف آیا اور ان کو مَیں نے اپنی خواب سنائی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے’’ ذکر حبیب‘‘ کے مطالعہ کے دوران اسی گھڑی کا مختصر ذکر ملا۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

’’حضرت کی جیبی گھڑی: ایک دفعہ مَیں نے اپنی ایک جیبی گھڑی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بطور نذرانے کے پیش کی۔اس کے پہنچنے پر حضورؑ نے مجھے اندر بلایا اور فرمایا ہمارے پاس دو گھڑیاں ہیں جو بیکار پڑی ہیں۔ یہ آپ لے جائیں اور وہ دونوں گھڑیاں مجھے عنایت فرمائیں۔جن میں ایک میاں عبدالعزیز مغل پسر میاں چراغ دین صاحب مرحوم کو مَیں نے دی تھی‘‘۔

(ذکر حبیب مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ صفحہ 45-46)

یہ گھڑی تب سے کوئی ہاتھوں سے گزری ہے۔ اور کئی افراد اس کی ظاہری و باطنی برکات سے مستفید ہو چکے ہیں۔الحمدللہ۔

❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

بقیہ: 'اسلامی تعلیمات کی رُو سے شریک حیات کا انتخاب' از صفحہ نمبر 4

کے تجربہ سے فائدہ اٹھائے اور اس کے لئے ولی یا سرپرست کی رضامندی ضروری قرار دی گئی ہے۔ لیکن دوسری طرف نہایت صاف الفاظ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ لڑکی کی رضامندی و پسند کے بغیر شادی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "شادی کے معاملہ میں بیوہ اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے گی اور اس کا خاموش رہنا اجازت تصوّر کیا جائے گا۔"

(سنن الدارمی کتاب النکاح باب استئمار البکر والثیب)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا:

"تو وضاحت ہوگئی کہ بیوہ کا حق بہرحال فائق ہے لیکن کنواری لڑکی کے بارے میں یہ شرط ہے کہ اس کا ولی اس کے بارے میں فیصلہ کرے اور وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات تو اصل میں معاشرے میں بھلائی اور امن پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ تو بیوہ کیونکہ دنیا کے تجربے سے گزر چکی ہوتی ہے، دنیا کی اونچ نیچ دیکھ چکی ہوتی ہے اور اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرسکتی ہے اس لئے اس کو یہ اختیار دے دیا۔ لیکن کنواری لڑکی بعض دفعہ بھول پنے میں غلط فیصلے بھی کرلیتی ہے۔ اس لئے اس کے رشتے کا اختیار اس کے ولی کو دیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کو یہ حق دیا گیا کہ اگر وہ اپنے ولی یا باپ کے فیصلے سے اختلاف رکھتی ہو، اس پر راضی نہ ہو تو نظام جماعت کو بتائے اور فیصلے کروالے لیکن خود عملی قدم اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس سے بھی معاشرے میں نیکی اور بھلائی کی بجائے فتنہ اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 دسمبر 2004 بمقام پیرس فرانس۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 12 اپریل 2005)

چنانچہ جس طرح ایک مرد کو اختیار ہے کہ وہ اپنی پسند کی کسی لڑکی سے بھی شادی کرسکتا ہے اسی طرح عورت کو بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کا انتخاب اپنی مرضی اور پسند سے کرسکتی ہے۔

مسلمان کو مشرک یا مشرکہ سے شادی کی اجازت نہیں

اس جگہ اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اسلام ایک مسلمان مرد یا عورت کو کسی مشرک یا مشرکہ سے شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس بارہ میں قرآن پاک میں تین مختلف مواقع پر احکامات نازل ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے سورہ بقرہ میں ارشاد ہوا:

وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ وَ لَاَمَۃٌ مُّؤْمِنَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکَۃٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْکُمْ وَ لَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا (سورۃ بقرہ آیت 222)

ترجمہ: "اے مسلمانو! تم مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کیا کرو یہاں تک کہ مسلمان ہوجائیں۔ اور یقیناً ایک مومن لونڈی ایک مشرک عورت سے خواہ وہ تمہیں کتنی ہی پسند ہو یقیناً بہتر ہے۔ اور نہ ہی تم مسلمان عورتوں کا نکاح مشرک مردوں کے ساتھ کیا کرو حتی کہ وہ مسلمان ہوجائیں۔"

پھر صلح حدیبیہ کے بعد سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں جن میں حکم دیا گیا کہ ایک مسلمان عورت کا کسی صورت میں بھی ایک مشرک مرد کے ساتھ نکاح قائم نہیں رہ سکتا اور نہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کسی مشرک عورت کو اپنے نکاح میں رکھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْھُنَّ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِھِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْھُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْھُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ لَاھُنَّ حِلٌّ لَّھُمْ وَلَاھُمْ یَحِلُّوْنَ لَھُنَّ۔

(سورۃ الممتحنہ۔ آیت 11)

ترجمہ: "اے مومنو! اگر تمہارے پاس مومن عورتوں میں سے بعض عورتیں ہجرت کرکے پہنچیں تو اُن کو اچھی طرح آزما لیا کرو۔ اللہ اُن کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ لیکن اگر تم بھی جان لو کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو تم اُنہیں کافروں کی طرف نہ لوٹاؤ کیونکہ مسلمان ہونے کے بعد وہ کافروں کیلئے جائز نہیں رہیں۔ اور نہ کافر مرد مسلمان عورتوں کے لئے جائز ہیں۔ پھر وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ۔ کا حکم دے کر یہ واضح کردیا کہ اے مسلمانو! تمہارے نکاح میں کوئی کافر (مُشرک) عورت ہو تو تم اُس کے عقدِ نکاح کو بھی قائم نہیں رکھ سکتے۔"

ان احکامات کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسے لوگ جو دہریہ اور بے دین ہیں یا مشرک ہیں ان سے کسی مسلمان مرد یا عورت کو اسلام شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں ضمناً یہ وضاحت ضرور کردینی معلوم ہوتی ہے کہ خاکسار نے قبل اس کے جو قرآنی آیت پیش کی تھی جس میں اہل کتاب عورتوں سے شادی کی اجازت دی گئی ہے تو یاد رکھنا چاہئے کہ قرآنی اصطلاح میں اہل کتاب سے مراد صرف یہود اور نصاریٰ ہیں۔

کفو کی اہمیت

لڑکی اور لڑکے کے والدین کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ رشتے کرنے سے پہلے دوسرے گھر کے ماحول کا جائزہ لے لیا کریں۔ جس حد تک ممکن ہو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ لڑکی اور لڑکے کی ذہنی ہم آہنگی ہو۔ غالباً اسی لئے فقہ احمدیہ (جو کہ احکام شخصیّہ پر مشتمل ہے) میں ایک شِقّ یہ بھی رکھی گئی ہے کہ نکاح میں مرد کا عورت کے لئے کفو ہونا مستحسن ہے۔ کفو کے لفظی معنے ہم پلّہ اور برابر ہونے کے ہیں۔ فقہاء نے بعض دائروں میں ہم کفو یعنی مرد کا اس کے ہم پلّہ ہونے کی معاشرتی اہمیّت کو تسلیم کیا ہے۔ کیونکہ کفو کا اصل مقصد فریقین کی ازدواجی زندگی میں ہم آہنگی اور موافقت پیدا کرنا ہے۔ کفو میں مذہب، دینداری اور معاشرتی یکسانی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ نسب، پیشہ، تعلیم اور عمر و صحت کو بھی مدّنظر رکھ لیا جائے تو اس میں برکت اور معاشرتی بہتری ہے اِس لئے کفو کو مدّنظر رکھنا ضروری ہے۔ طبائع، دینداری یا تعلیم کا خیال نہ رکھا جائے تو بھی نتیجہ خراب نکلتا ہے۔ بہرحال اِن سب اُمور میں دینی کفو اور مساوات کو بنیادی اہمیّت حاصل ہے۔

دینی کفو

تمدّنی، معاشرتی، مذہبی اور تربیتی وجوہات کی بناء پر پیدا ہونے والے مسائل اور اُلجھنوں کے پیشِ نظر جماعتِ احمدیہ ایک احمدی عورت کو اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ کسی غیر احمدی مرد سے شادی کرے۔ ایسی شادی کفو کے دینداری والے معیار پر پورا نہیں اُترتی۔

یورپین معاشرہ میں محبت کی شادی کا بہت چرچا ہے۔ اس لئے ہمارے بعض نوجوان بچے اور بچیاں جنہیں اس حوالہ سے اسلامی تعلیمات کی حکمت اور فلاسفی کا پورا علم نہیں ہوتا اس بات سے متاثر ہوجاتے ہیں اور اپنے شریکِ حیات کے انتخاب میں نظامِ جماعت کی اس ہدایت کو اپنی پسند کی شادی میں ایک رُکاوٹ سمجھتے ہیں۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ غیروں میں شادی کے بارہ میں جماعت نے جو تعلیم دی ہے اُس کو وضاحت کے ساتھ آپ کے سامنے رکھوں۔

❁...... 7 جون 1898ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رشتہ ناطہ کے سلسلے میں جو اشتہار اپنی جماعت کے لئے شائع کیا اُس میں جہاں غیر احمدیوں سے رشتے نہ کرنے کی ممانعت فرمائی وہاں جماعت میں آپس میں رشتے طے کرنے کے ایک نظام کی بنیاد بھی ڈالی۔

آپؑ نے فرمایا:

"چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہورہی ہے اور اَب ہزاروں تک اُس کی نوبت پہنچ گئی اور عنقریب بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں تک پہنچنے والی ہے اس لئے قرینِ مصلحت معلوم ہوا کہ اُن کے باہمی اتحاد کے بڑھانے کے لئے اور نیز اُن کو اہلِ اقارب کے بد اثر اور بد نتائج سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیرِ سایہ ہو کر تعصّب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں اُن سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہوگئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کرکے اسی جماعت میں داخل نہ ہوں۔"

❁...... پھر فرمایا: "مَیں نے انتظام کیا ہے کہ آئندہ خاص میرے ہاتھ میں مستور اور مخفی طور پر ایک کتاب رہے جس میں اس جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام لکھے رہیں۔ اور اگر کسی لڑکی کے والدین اپنے کنبہ میں ایسی شرائط کا لڑکا نہ پاویں جو اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ہو اور نیک چلن اور نیز اُن کے اطمینان کے موافق لائق ہو۔ ایسا ہی اگر ایسی لڑکی نہ پاویں تو اس صورت میں اُن پر لازم ہوگا کہ وہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس جماعت میں سے تلاش کریں۔ اور ہر ایک کو تسلّی رکھنی چاہئے کہ ہم والدین کے سچّے ہمدرد اور غم خوار کی طرح تلاش کریں گے اور حتی الوسع یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی جو تلاش کئے جائیں اہلِ رشتہ کے ہم قوم ہوں یا اگر یہ نہیں تو ایسی قوم میں سے ہوں جو عرفِ عام کے لحاظ سے باہم رشتہ داریاں کرلیتے ہوں۔ اور سب سے زیادہ یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی نیک چلن اور لائق بھی ہوں اور نیک بختی کے آثار ظاہر ہوں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 50)

❁...... ایک دوست نے اپنی بچی کی شادی غیر از جماعت لڑکے سے کرنے کے بارہ میں جب حضرت مسیح موعودؑ سے تحریری اجازت چاہی تو آپؑ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ذریعہ یہ خط لکھوایا۔

"برادرم مکرم! السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ حضرت صاحب (مسیح موعودؑ) کی خدمت میں ایک مناسب موقعہ پر پیش ہوا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ امر بالکل ہمارے طریق کے برخلاف ہے کہ آپ اپنی لڑکی ایک ایسے شخص کو دیں جو کہ اس جماعت میں داخل نہیں۔ یہ گناہ ہے۔ فرمایا: ان کو لکھو۔ یہی آپ کے واسطے امتحان کا وقت ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا چاہیے۔ صحابہؓ نے دین کی خاطر باپوں اور بیٹوں کو قتل کردیا تھا۔ کیا تم دین کی خاطر ایک بہن کو ناراض بھی نہیں کرسکتے؟"

خادم عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ از قادیان

17-04-1907

(بحوالہ کتاب "لوگ کیا کہیں گے" شائع کردہ لجنہ اماء اللہ بھارت صفحہ:43)

❁...... اسی طرح ایک شخص کی درخواست حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش ہوئی کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہوچکی ہے اب اس کو قائم رکھنا چاہئے یا نہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا۔

"ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ شہد نہ کھائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جائے۔ علاوہ ازیں منگنی تو ہوتی ہی اس لئے ہے کہ اس عرصہ میں تمام حسن و قبح معلوم ہوجائیں۔ منگنی نکاح نہیں ہے کہ اس کا توڑنا گناہ ہو۔"

(بدر 7 جون 1907ء بحوالہ کتاب "لوگ کیا کہیں گے" شائع کردہ لجنہ اماء اللہ بھارت صفحہ:44)

❁...... حضرت مسیح موعودؑ کی اس ہدایت کہ آئندہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جاوے کے بارہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنی کتاب سلسلہ احمدیہ میں لکھا ہے کہ:

"یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعاً اور قانوناً ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہوسکتا ہے کہ مرد عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کریگا اور خواہ اُسے اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہرحال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی تابع ہوتی ہے اس لئے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنے بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کردیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجوہات کی بناء پر آپ نے آئندہ کے لئے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسبِ ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جاسکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جاوے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔" (سلسلہ احمدیہ صفحہ 85)

❁...... حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے غیر احمدیوں میں شادی نہ کرنے کی حکمت اس طرح بیان کی ہے:

"ایک دفعہ بعض غیر احمدیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا کہ شادی بیاہ اور دوسرے معاملات میں آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو کیوں اجازت نہیں دیتے کہ وہ ہمارے ساتھ تعلقات قائم کریں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر ایک مٹکا دودھ کا بھرا ہؤا ہو اور اُس میں کھٹی لسّی کے تین چار قطرے بھی ڈال دیئے جائیں تو سارا دودھ خراب ہوجاتا ہے۔ مگر لوگ اس حکمت کو نہیں سمجھتے کہ قوم کی قوتِ عملیہ کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اُسے دوسروں سے الگ رکھا جائے۔ اور ان کے بد اثرات سے اُسے بچایا جائے۔ آخر ہم نے

دشمنانِ اسلام سے رُوحانی جنگ لڑنی ہے اگر اُن سے مغلوب اوراُن کی نقل کرنے والے لوگوں سے ہم مِل جُل کر رہیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم بھی یورپ کے نقّال ہوجائیں گے اور ہم بھی جہادِ قرآنی سے غافل ہوجائیں گے۔ پس خود اسلام اور مسلمانوں کے فائدہ کے لئے ہمیں دوسری جماعتوں سے نہیں ملنا چاہیئے۔ تا کہ ہم غافل ہوکر اپنا فرض جو تبلیغِ اسلام کا ہے بھُول نہ جائیں جس طرح دوسرے مسلمان بھُول گئے ہیں۔ اسلام میں پہلے ہی سپاہیوں کی کمی ہے۔ اگر تھوڑے بہت سپاہی جو اُسے میّسر ہیں وہ بھی سُست ہو جائیں تو انہوں نے اسلام کی طرف سے دُشمنوں کا کیا مقابلہ کرنا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ522تا523)

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مجلس شوریٰ کے موقع پر حسبِ ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لئے جانے کے بارہ میں فرمایا:

"......پس اگر غیر احمدی لڑکی سے رشتہ کی اجازت ہے تو یہ ہماری عقل اور فہم کا امتحان ہے اور یہ دیکھنا ضروری ہے کہ لینا مفید ہے یا نہ لینا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ موجودہ حالات کے لحاظ سے یہی ضروری ہے کہ اس حد بندی کو قائم رکھا جائے۔ دراصل شریعت کی اجازت بھی حالات کے مطابق ہی استعمال کی جائے تو مفید ہوسکتی ہے۔...... جب کوئی قوم نئی نئی بنتی ہے تو جن لوگوں سے نکل کر آتی ہے۔ ان کی طرف لوٹنے کے لئے اس کے اندر زیادہ میلان ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر پابندی لگانا ضروری ہوجاتا ہے۔...... ہمارے ہاں اَب یہ حالت ہے کہ اگر ایک شخص احمدی ہے تو اس کے خاندان کے دس غیر احمدی ہیں۔ اب اگر اس اجازت سے فائدہ اُٹھانے کی عام اجازت دے دی جائے تو اس بات کا بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ باقی سب رشتہ دار مل کر اس اکیلے کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ اس وقت کئی دوستوں نے ایسی مثالیں لکھ کر بھیجی ہیں کہ غیر احمدی لڑکیاں جب احمدیوں کے ہاں بیاہی گئیں تو احمدی ہوگئیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ غیر احمدی لڑکیوں کا احمدی ہوجانا اتنا مفید نہیں جتنا کسی احمدی کا غیر احمدی ہوجانا مضر ہے۔ فرض کرو سو رشتے غیر احمدیوں میں ہوئے ان میں سے بیس لڑکے غیر احمدی ہوگئے۔ اور اَسی (۸۰) لڑکیاں احمدی ہوگئیں۔ تو ہمارے لئے ان اسی لڑکیوں کا احمدی ہونا اتنا مفید نہیں جتنا بیس احمدیوں کا غیر احمدی ہوجانا مضر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہمارے ہاتھ میں دیا ہے زیادہ لینے کے خیال سے اس کے قلیل حصّہ کو بھی خطرہ میں ڈالنا جائز نہیں۔ ہمارا فرض یہی ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ نے ہمیں دئے ہیں ان کے ایمانوں کی حفاظت کریں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1941ء صفحہ29تا42 از کتاب جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام صفحہ382-383)

بیوی اور شوہر کے انتخاب میں ہونے والی بعض غلطیاں

......حضرت مصلح موعودؓ بیوی اور ایسا ہی شوہر کے انتخاب میں غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جیسا کہ بیوی کے انتخاب کرنے میں خطرناک غلطیاں ہوتی ہیں۔ ایسا ہی شوہر کے انتخاب کرنے میں بھی غلطیاں ہوجاتی ہیں۔ اور ایک نیک اور صالحہ بیوی کسی خبیث انسان کے حوالے ہوکر تباہ ہوجاتی ہے۔ ایک احمدی خاتون کی شادی اس کے والد نے غیر احمدی کے ہاں کردی۔ اب اس کے خط آتے ہیں کہ اس کا خاوند دین سے اس قدر نفرت رکھتا ہے کہ اگر وہ اسے قرآن مجید پڑھتے پا لے تو غصہ سے قرآن مجید چھین کر ایک طرف پھینک دیتا ہے۔"

(خطبات محمودؓ جلد سوم صفحہ70)

مزید فرمایا:

"اس سے بدتر حال ان صالح خواتین کا ہوتا ہے جن کی شادی برے مردوں سے ہو جاتی ہے۔ اگر یہی صالح عورتیں صالح مردوں کی بیویاں ہوتی تو وہ الٰہی منشاء جو اس قانون بقاءِ نسل سے تھا۔ اچھی طرح پورا ہوتا۔ اور انسان اس بارِ امانت سے حتی الوسع سبکدوش ہوجاتا۔ مگر لوگ اس امر میں جلد بازی کرتے ہیں اور ان کا مقصد ظاہری حسن اور طبیعت کی ادنیٰ خواہش کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ٹھوکریں کھاتے ہیں اور بدقسمتی کی موت مرتے ہیں۔"

(خطبات محمودؓ جلد سوم صفحہ:70)

......حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ غیر احمدیوں میں شادی کے نقصانات کے ذکر میں فرماتے ہیں:

"بعض بچیاں غیر احمدیوں میں شادی کر کے ماں باپ کے لئے مصیبت کھڑی کر دیتی ہیں۔ جو والدین شادی میں شامل ہوتے ہیں اس کو تو اخراج کی سزا دی جاتی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ لڑکیاں روتی پیٹتی ضرور گھر واپس آتی ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسی شادی ہو جو کامیاب ہو۔ کامیاب سے یہ مراد کہ اس دنیا میں بھی ذلیل اور آخری دنیا میں بھی ذلیل۔ لیکن جو شادیاں ناکام ہو جاتی ہیں کم سے کم وہ لڑکیاں گھر آ کر روتی پیٹتی اپنا دینی مستقبل تو سنوار لیتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 15 دسمبر 2000ء)

اسی طرح حضور انورؒ نے مجلس عرفان منعقدہ 10راکتوبر 1983ء بمقام کولمبو میں ایک دوست کے سوال کے جواب میں احمدی لڑکوں کے غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کرنے کے بارہ میں فرمایا:

"احمدی لڑکے جب غیروں سے بچیاں لے کے آتے ہیں تو لازمًا کچھ احمدی لڑکیاں بغیر خاوندوں کے رہ جائیں گی۔ اس لئے یہ نہائت ظالمانہ فعل ہے۔ نظام جماعت بھی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی احمدی لڑکا بغیر اجازت کے کسی غیر احمدی سے شادی کرے۔ پس اگر کوئی ایسی حرکت کرے گا تو میں اسے جماعت سے باہر نکال دوں گا۔ کیونکہ وہ ظلم کرنے والا ہے۔ وہ اپنی بچیوں کے حقوق تلف کرتا ہے۔ اپنی مرضی سے باہر چلا جاتا ہے اور پھر اگلی نسلوں کو تباہ کرتا ہے۔ غیر احمدی عورتیں اول تو خاوند کے دین کو بھی خراب کرنا شروع کر دیتی ہیں اور پھر بچوں کو مائیں تباہ کر دیتی ہیں۔ اس لئے احمدی لڑکوں کا غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کرنا ہر طرح خودکشی ہے۔"

(بحوالہ کتاب "لوگ کیا کہیں گے" شائع کردہ لجنہ اماء اللہ بھارت صفحہ:44)

......اَب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سُنئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"یہ جماعت احمدیہ میں بہر حال دیکھا جائیگا کہ لڑکی جہاں رشتہ کررہی ہے یا رشتے کی خواہش رکھتی ہے وہ لڑکا بہر حال احمدی ہو۔ کیونکہ ان تمام باتوں کا مقصد پاک معاشرے کا قیام ہے۔ نیکیوں کو قائم کرنا ہے اور نیک اولاد کا حصول ہے۔ اگر احمدی لڑکے احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر اور احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں کو چھوڑ کر دوسروں سے شادیاں کریں گے تو معاشرے میں، خاندان میں فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوگا۔ نئی نسل کے دین سے ہٹنے کا خطرہ پیدا ہو جائیگا۔ اس لئے دین کا کفو دیکھنا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح دنیا کا۔ ہمارے لڑکے اور لڑکیوں کو بعضوں کو بڑا رجحان ہوتا ہے غیروں میں رشتے کرنے کا۔ اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ خاص طور پر اس آزاد معاشرے میں۔ نظام کی بھی فکر اس لئے بڑھ گئی ہے کہ ایسے معاملات اب کافی زیادہ ہونے لگ گئے ہیں کہ اپنی مرضی سے غیروں میں، دوسرے مذہب میں رشتے کرنے لگ جاتے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 12 اپریل 2005 صفحہ 4)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"اس زمانے میں بڑی فکر کے ساتھ قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کی حضرت مسیح موعودؑ نے کوشش فرمائی ہے۔ اور خاص طور پر یہ کوشش اور توجہ فرمائی ہے کہ احمدی لڑکیوں اور لڑکوں کے رشتے جماعت میں ہی ہوں تا کہ آئندہ نسلیں دین پر قائم رہنے والی نسلیں ہوں۔ آپ نے جماعت میں رشتے کرنے کے بارے میں بڑی تلقین فرمائی ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو غیروں میں رشتے کرتے ہیں۔ یہ اُن کے لئے ہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 12 اپریل 2005 صفحہ5)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر خواتین سے خطاب فرماتے ہوئے ایک بار پھر احمدی لڑکوں اور احمدی لڑکیوں کو احمدیوں میں ہی رشتے کرنے اور اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

"بعض دفعہ روشن خیالی کے نام پر شیطان مختلف قسم کے حربے استعمال کرتا ہے۔ آزادانہ بلا جھجک لڑکوں اور لڑکیوں کا میل جول اور پھر اس کے نتیجہ میں ایسے کاموں کا ارتکاب جو ان کے لئے بھی پریشانی اور بدنامی کا موجب بنتا ہے اور سارے خاندان پر بھی ہمیشہ کے لئے بدنامی کا داغ لگا دیتا ہے۔ اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا لہٰذا احمدی خواتین اور بچیوں کو اس سے گریز کرنا چاہئے اور ہمیشہ اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے۔

بعض دفعہ احمدی لڑکے غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اہلِ کتاب سے شادی جائز رکھی گئی ہے۔ مگر وہ قرآن کریم کی ان آیات کو بھول جاتے ہیں جن میں اہلِ کتاب کو مشرکوں کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ لہٰذا جب وہ غیر مسلموں سے شادی کر لیتے ہیں تو پھر چند سالوں بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ غلطی ہوئی ہے۔ اس کے مضر اثرات اولاد اور خود اپنے پر دیکھتے ہیں تو پھر اپنی روشن خیالی پر نادم ہوتے ہیں جو دراصل تاریک خیالی ہے۔ لیکن اس وقت تک بہت نقصان ہو چکا ہوتا ہے۔

اسی طرح بعض لڑکیاں جو اپنی آزادانہ اور بے حجابانہ روش کے نتیجہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم لڑکوں سے شادی کر لیتی ہیں اور وہ لڑکا احمدیت بھی قبول کر لیتا ہے تو وہ بھی بہت سی مشکلات کا شکار ہوجاتی ہیں۔ ان کا خاندان بھی مشکلات میں پڑ جاتا ہے۔ اگرچہ شروع شروع میں بعض والدین اس بات پر زیادہ توجّہ نہیں دیتے مگر جب آہستہ آہستہ ان کی اولاد احمدیت سے دور ہونی شروع ہوجاتی ہے اور وہ خود بھی شرمندگی کے احساس سے جماعت میں آنا جانا کم کر دیتے ہیں اور پھر بہت دور چلے جاتے ہیں تب اُنہیں اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے۔ لہٰذا تمام احمدی بچیوں کو ہمیشہ اسلامی تعلیم کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تمام والدین کو رشتے طے کرتے وقت اسلامی تعلیم کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ خاندان، دولت، عزّت و مرتبہ، کسی بھی چیز کو ترجیح نہ دو صرف اور صرف تقویٰ اور نیکی کو دیکھو، دینی حالت کو دیکھو۔ اگر نیکی اور تقویٰ دیکھ کر رشتے طے کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ برکت دے گا۔ اور آئندہ نسلوں میں بھی نیکی قائم رہے گی۔"

(الفضل انٹرنیشنل 18 اگست تا 24 اگست 2006)

رشتوں کے انتخاب میں دعا کی اہمیت

ہمارے معاشرے میں والدین جب اولاد کی پرورش کر کے ان کو جوان کرتے ہیں تو اگلا مرحلہ ان بچوں یا بچیوں کا گھر بسانے کا آتا ہے۔ چنانچہ آغاز میں ایک انتہائی اہم بات اس ضمن میں دعا ہے جس کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ دیگر امور کی طرح شادی کے ضمن میں بھی بچوں کی پیدائش سے ہی ان کے لئے نیک صالح جیون ساتھی میسر آنے کے لئے باقاعدگی سے دعا شروع کر دینی چاہئے اور بچوں کی شادی کے بعد بھی کامیابی اور خوشحالی کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔

مسئلہ ازدواج ایک اہم مسئلہ ہے اور اس کے لئے صحیح انتخاب کرنا بہت مشکل امر ہے۔ انسان کا علم بہت ہی محدود ہے بلکہ ناقص ہے۔ بعض اوقات ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ برسوں رہتا ہے اور پھر بھی اس کا تجربہ اس کے اخلاق و اطوار کا صحیح اندازہ نہیں کرسکتا۔ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے ایک راہ بتلائی ہے اور وہ دعا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہر ایک نفس کے متعلق کامل علم رکھتی ہے اور کوئی شے بھی آسمان و زمین میں اس کے علم سے پوشیدہ نہیں ہے اور وہ ذات پاک بہتر سمجھتی ہے کہ کون کون سی زوجیں آپس میں مناسب اور بہتر ہیں اور صرف یہی نہیں وہ ذات اس پر بھی قادر ہے کہ غلط انتخاب کے بعد بھی اپنی رحمت سے ایسے حالات پیدا کردے جو مقصود حقیقی تک پہنچنے کے لئے ممد و مددگار ہوں۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم شادی سے پہلے استخارہ کرلیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعا کریں کہ وہ اپنے علم و قدرت و رحمت سے ایسی راہ کی طرف راہبری کرے جو سعادت دارین کا موجب ہو اور اپنے ہر پہلو سے برکات رکھتی ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ نے نکاح کی اہمیت اور اس سلسلہ میں دُعائیں کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

"عام لوگ نکاح کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتے۔ حالانکہ نکاح ایک عمارت ہے۔ جس میں عظیم الشان دنیا آباد ہوتی ہے۔ ایک آدمی کی نسل سے پوری دنیا بن جاتی ہے۔ اس لئے یہ معاملہ چھوٹا معاملہ نہیں بلکہ بڑا اہم معاملہ ہے۔ اس لئے بڑے فکر، بڑی خشیت، اور بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع کے لئے قرآن کریم کی ان آیتوں کو منتخب کیا ہے جن میں بار بار تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے۔ خوشی ایک ایسی چیز ہے جو اپنی ذات میں خوبصورت ہے اور کم لوگ ہیں جو خوشی میں خدا کو یاد رکھتے

MOT
Cars: £38 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

ہیں۔رنج میں تو خدا یاد آ ہی جاتا ہے پس چونکہ شادی بھی ایک ایسا معاملہ ہے جو دنیا میں خوشی کا معاملہ ہے اور سوائے دنیا کے ایک جزیرہ کے باقی تمام ممالک میں اس موقع پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اسی لئے قرآن میں تقویٰ اللہ پر زور دیا گیا ہے اور بار بار توجہ دلائی گئی ہے کہ خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اسی سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدایا اس کے اچھے نتائج پیدا ہوں اور یہ کام تیری مرضی کے مطابق ہو۔“

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ48)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

”ہمیں ہر کام کا آغاز دعا سے کرنا چاہئے۔اور رشتہ ناطہ کے معاملہ میں تو خاص طور پر دعا اور استخارہ سے کام لینا چاہئے۔لیکن بعض افراد استخارہ کی حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے شکوک اور توہمات میں پڑ جاتے ہیں۔خوابوں کی تعبیر کا حقیقی علم نہیں رکھتے۔لہٰذا اس معاملہ میں تدبر سے کام لینا چاہئے۔ نیک دلی سے پرسوز دعائیں کریں اور اگر دل کو تسلی اور اطمینان ہو جائے تو رشتہ طے کریں اور خدا تعالیٰ پر توکل کریں۔اسلام نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی ہے کہ شادی کے لئے انسان دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرے۔جیسا کہ استخارہ کرنے کا طریق رائج ہے۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک اور ارشاد ملاحظہ فرمائیے:

”رشتہ خواہ بیٹی کا پیش نظر ہو یا بیٹے کا یا کسی اور عزیز کا ہر صورت میں ماں باپ کی یہ پہلی اور بنیادی ذمہ داری ہے کہ رشتہ کے مسئلے کا انتہائی عاجزانہ دُعا کے ساتھ آغاز کریں۔دُعاؤں کو رشتہ میں بہت اہمیت ہے اور دُعاؤں کا اثر اولاد پر بہت دُور تک پڑتا ہے۔“

(الفضل 20 اگست 2002)

رشتہ کے خواہشمند ہر مرد اور عورت کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ خود بھی دُعا و استخارہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرے۔بعض حالات میں دُعا کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی یا پھر یہ ہوتا ہے کہ والدین خود دُعا کرتے ہیں یا کسی اور کو خاندان میں دُعا کے لئے کہتے ہیں۔جبکہ لڑکی یا لڑکے جن کی شادی ہونی ہوتی ہے انہیں اس سلسلہ میں بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔اگر لڑکی اور لڑکے کو دُعا کے لئے کہا جائے کہ اپنے لئے دُعا کریں اور اگر اُن کا دل مطمئن ہو تو پھر رشتہ کیا جائے تو پھر بعد میں اگر مسائل پیدا بھی ہوں تو یہ خیال کر کے تسلی کا سامان ہو سکتا ہے کہ میرے ساتھی کو خدا تعالیٰ نے میرے لئے چُنا ہے تو مجھے چھوٹے چھوٹے مسائل اور شکایتوں کو نظر انداز کر کے خُدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

اس زمانہ میں میڈیا کا انقلاب ہمارے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔اس کے ذریعے لڑکی لڑکے کے درمیان ذہنی ہم آہنگی اور طبائع کی مناسبت کی جانچ پڑتال کے بہانے شادی سے پہلے Kennenlernen کے نام پر آزادانہ ملنے ملانے کے یورپی انداز کا بڑا چرچا کیا جاتا ہے۔حالانکہ اس کے بدنتائج بھی یہ یورپی تہذیب بھگت رہی ہے۔ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تو نہیں دجّال کے فتنہ سے اپنی اُمت کو ڈرایا تھا۔آپ نے فرمایا تھا کہ خلقِ آدم سے لے کر قیامت تک اس سے بڑا فتنہ ظاہر نہیں ہوا ہو گا۔چنانچہ آج دجّالی فتنہ جس رنگ میں دُنیا پر غالب آرہا ہے اُس کے بیان کی حاجت نہیں۔یہ فتنہ اس وقت مغربی تہذیب کی صورت میں بھی پھیل رہا ہے۔یاد رکھیں کہ ہم یہاں اسلام کے سفیر ہیں۔آج ہم ہی ہیں جنہوں نے اسلامی اقدار کی حفاظت کرنی ہے۔جس حد تک اسلام نے ہمیں اجازت دی ہے وہ بیان کر دی گئی ہے اُس حد کو ہم نے کسی صورت میں بھی پار نہیں کرنا۔کیونکہ اُس کے پرے کا راستہ نہ صرف گناہ کی وادی میں لے جاتا ہے بلکہ معاشرہ کے امن اور سکون کو بھی تباہ و برباد کرنے والا ہے۔یاد رکھیں ہم نے کسی صورت میں بھی میڈیا کی زہر آلود باتوں اور جھوٹ سے متاثر نہیں ہونا۔بڑی جرأت،جواں مردی اور ہمت سے اسلامی اقدار کا دفاع کرنا ہے اور میڈیا کے گندے پراپیگنڈہ کے اثرات کے لئے اپنے دلوں کے دروازے نہیں کھولنے۔ہم اہلِ مغرب کے ہرگز خلاف نہیں۔ہم تو اُس تہذیب کے خلاف ہیں جس نے نہ صرف یہاں کے امن وسکون کو برباد کر کے رکھ دیا ہے بلکہ اسلامی تمدّن پر بھی حملہ آور ہے۔ہم نے تو یہاں اسلامی اقدار کی حفاظت کرنی ہے،ان کا دفاع کرنا ہے اور خود اہلِ مغرب کو بھی اسلام کی حسین تعلیم کی خوبیوں سے آگاہ کرنا ہے اور اُنہیں اس طرف لانا ہے تا کہ وہ اُن نقصانات سے بچ سکیں جو وہ اُٹھا رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّالی فتنے کے استیصال کے لئے فرمایا تھا کہ اہلِ فارس میں سے کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے جو ہر قسم کے خطرات اور مصائب کو برداشت کرتے ہوئے دُنیا میں پھر سے ایمان کو قائم کریں گے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثریّا کی بلندی سے ایمان کو واپس لانے والی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجودِ باجود میں پوری ہو چکی ہے۔اور اب بھی اَبنائے فارس(ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) میں سے ایک رَجُل فارس دین کو زندہ کرنے اور شریعت کو قائم کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وقت کے امام کو پہچاننے کی توفیق دی اور ہمیں خلافت کے نظام میں شامل کیا۔اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم خلیفہ وقت کی آواز کو سُنیں اور اُن کی ہدایات پر عمل کریں کیونکہ اُن کی آواز کو سُننا اور ان کی باتوں پر عمل کرنا دین و دُنیا میں بھلائی کا موجب ہے۔خلیفۂ وقت کی آواز وقت کی آواز ہوتی ہے۔یہ الٰہی بندے زمانے کی ضرورت کے مطابق بولتے ہیں اور خُدائی تقدیر کے اشاروں کو دیکھتے ہوئے راہنمائی کرتے ہیں۔پس ان ہدایات پر عمل کریں کیونکہ اللہ کی رسّی کو پکڑنے اور نظام سے وابستہ رہنے میں ہی ہماری بھلائی اور بہتری اور بقا کا راز ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے

ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

❁❁❁❁❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

بقیہ:جلسہ سالانہ سپین از صفحہ نمبر13

چھٹا اور اختتامی سیشن

10:30 بجے اختتامی سیشن کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو ایک نومبائع عربی بھائی مکرم میلود عثمانی صاحب نے کی۔ مکرم ملک طارق محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے ان آیات کا اردو اور سپینش ترجمہ پیش کیا۔تلاوت کے بعد مکرم مبارک احمد چوہدری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ترنّم سے پیش کیا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے VALENCIA کے ایک زیرِ تبلیغ دوست Antonio (انتونیو) صاحب کو دعوت دی کہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ Antonio صاحب نے اللہ تعالیٰ،حضرت عیسیٰ علیہ السلام،حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں اپنے نیک خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی“ کے موضوع پر خطاب کیا۔آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے چند واقعات پیش کئے۔آپ نے مختلف واقعات کے حوالہ سے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی تو مہمان کیلئے خود دودھ لاتے اور کبھی مہمان سویا ہوتا تو آپ اس کا پہرہ دے رہے ہوتے کہ مبادا ان کے آرام میں خلل واقع نہ ہو اور کبھی لالٹین لے کر رات کے اندھیرے میں مہمان کیلئے چارپائی بُنوا رہے ہوتے۔کبھی اپنے ہاتھ سے شربت تیار کر کے مہمانوں کو پیش کرتے اور کبھی مہمانوں کی عادات اور ان کی پسند کا خاص خیال رکھتے ہوئے دور دور سے ان کے واسطے چیزیں منگواتے۔

تقسیمِ انعامات

جماعتوں میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے اس سال پہلی دفعہ یہ طریق اپنایا گیا کہ جلسہ سالانہ کے اختتامی سیشن میں دوران سال مختلف شعبوں میں نمایاں کارکردگی دکھانے والی جماعتوں کے متعلقہ سیکرٹریان کو انعامات دئے جائیں۔چنانچہ مقامی جماعتوں کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے مندرجہ ذیل سیکرٹریان کو انعامات دئے گئے۔

سیکرٹری وصایا جماعت MADRID:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے بعد سب سے زیادہ وصیتیں کرائیں۔

سیکرٹری مال جماعت VALENCIA:

سال 06-2005 کا بجٹ مکمل کرنے کی بھرپور کوشش۔

جنرل سیکرٹری جماعت BARCELONA:

ماہانہ کارگزاری رپورٹ کی باقاعدگی سے ترسیل۔

سیکرٹری تبلیغ جماعت BARCELONA :

سب سے زیادہ بیعتیں

اسی طرح پہلی سالانہ تربیتی کلاس منعقدہ 7 تا 15 جولائی 2006ء میں شمولیت کرنے والے طلبا کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔

تقریب تقسیمِ انعامات کے بعد محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔سب سے پہلے آپ نے شعبوں میں نمایاں کارکردگی دکھانے والی جماعتوں کو مبارکباد پیش کی نیز آپ نے اعلان فرمایا کہ اگلے سال سے جو طلبہ اپنی کلاسز میں نمایاں پوزیشنز لیں گے انہیں بھی انعامات دئے جائیں گے۔انشاء اللہ۔اپنے خطاب میں ایک اچھے احمدی کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سب کو اپنے اندر یہ خصوصیات پیدا کرنی چاہئیں تبھی ہم حقیقی طور پر سچے احمدی بن سکتے ہیں اور تبھی ہم اپنی اولادوں کی بھی تربیت اسلامی تعلیمات کے مطابق کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اس طرح جماعتِ احمدیہ سپین کے بائیسویں جلسہ سالانہ کا بخیر و خوبی اختتام ہوا۔

جلسہ کے دوران حضرت مسیح موعودؑ کا لنگر خانہ جاری رہا۔یاد رہے کہ جلسہ کی تمام تقاریر سپینش زبان میں تھیں تاہم مقررین نے اپنے خطابات کا اردو خلاصہ بھی پیش فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کو ہم سب کیلئے خیر و برکت کا باعث بنا دے اور یہ ہماری تربیت کا ذریعہ ثابت ہو۔اور تمام حاضرین جلسہ حضرت مسیح موعودؑ کی ان دعاؤں سے حصہ لینے والے ہوں جو آپ نے شاملینِ جلسہ کیلئے کیں نیز وہ بابرکت اور نیک مقاصد بھی حاصل کرنے والے ہوں جن کا ذکر آپؑ نے فرمایا ہے۔آمین یا ربّ العالمین۔

جلسہ لجنہ اماء اللہ سپین

مورخہ 9 ستمبر بروز ہفتہ صبح 10:00 بجے لجنہ اماء اللہ نے اپنا الگ جلسہ منعقد کیا۔اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جس کا اردو اور سپینش ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔تلاوت کے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔نظم کے بعد ”سیرت حضرت محمد مصطفیٰﷺ“ کے موضوع پر تقریر کی گئی جس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سپین نے ”اطاعت“ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ لجنہ اماء اللہ نے جلسہ کے موقع پر صنعت ودستکاری کی نمائش بھی لگائی جس میں ممبرات لجنہ اور ناصرات نے اپنی تیار کردہ چیزیں رکھیں۔اس کے علاوہ کھانے پینے کے سٹالز بھی لگائے گئے۔

پریس کوریج

ہمارے اس جلسہ کے انعقاد کی خبر قرطبہ کے ایک اخبار CÓRDOBA نے اپنی 12 ستمبر کی اشاعت میں تصویر کے ساتھ شائع کی اور بالخصوص سپینش سیشن کی خبر تفصیل سے دیتے ہوئے ہمارے بیان کردہ جہاد کے صحیح تصور کو شائع کیا۔

❁❁❁❁❁

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔آمین

❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ سپین کے

22 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(ملک طارق محمود۔مبلغ سپین)

الحمد للہ ثم الحمد للہ، کہ جماعت احمدیّہ سپین نے 8،9اور 10 ستمبر 2006 کو اپنا بائیسواں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد سے تقریباً ایک ماہ قبل جلسہ کی انتظامیہ تشکیل دی گئی اور ایک ہفتہ پہلے مسجد بشارت اور اس کے ماحول کی صفائی ستھرائی کیلئے وقارِ عمل کا سلسلہ شروع ہوا۔وقارِ عمل کیلئے 5 خدّام وانصار پر مشتمل ایک ٹیم والنسیا سے تشریف لائی اور ایک ہفتہ مسلسل وقارِ عمل کر کے مسجد اور مسجد کے ماحول کی تزئین کی گئی۔جلسہ گاہ مردانہ وزنانہ میں بینرز لگائے گئے ۔اسی طرح مسجد کے احاطہ کے اردگرد لگی ہوئی حفاظتی باڑ کے ساتھ ساتھ بینرز لگائے گئے اور آرائشی گیٹ بھی بنایا گیا۔

8 ستمبر،2006 بروز جمعۃ المبارک

8/ستمبر بروز جمعۃ المبارک صبح چھ بجے نمازِ تہجّد اور سات بجے نمازِ فجر ادا کی گئی۔نماز فجر کے بعد مکرّم کلیم احمد سعید صاحب مبلّغ سلسلہ میڈرڈ نے دعوت الیٰ اللہ کے موضوع پر درس دیتے ہوئے احبابِ کرام کو دعوت الیٰ اللہ کی طرف توجہ دلائی۔

17:25 بجے تقریب پرچم کشائی عمل میں آئی۔ محترم امیر صاحب جماعتہائے احمدیّہ سپین مبارک احمد خان صاحب نے لوائے احمدیّت اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب نائب امیر و مشنری انچارج نے سپین کا جھنڈا لہرایا۔ جھنڈوں کے لہراتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔محترم امیر صاحب نے دعا کرائی اور تمام احباب دعا کے بعد پنڈال میں تشریف لے گئے۔

پہلا سیشن

جلسہ سالانہ کا پہلا سیشن تلاوتِ قرآنِ کریم سے شروع ہوا جو مکرّم مبارک احمد چوہدری صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الکہف کے پہلے رکوع کی تلاوت کی اور بعد ازاں اس کا اردو اور سپینش ترجمہ بھی پیش کیا۔مکرم کوثر اقبال صدّیقی صاحب نے حضرت مسیحِ موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام ترنّم سے پیش فرمایا۔اس کے بعد مکرّم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے جلسہ کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی اور تمام احباب کو جلسہ کے دن دعاؤں اور عبادات سے معمور گزارنے کی تلقین فرمائی۔محترم امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی اور دعا کے بعد بقیہ کارروائی شروع ہوئی۔

افتتاحی خطاب کے بعد پہلی تقریر مکرّم کلیم احمد صاحب مبلّغِ سلسلہ میڈرڈ نے ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادتِ الٰہی‘‘ کے موضوع پر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادتِ الٰہی کے حسین واقعات بڑے دلکش انداز میں پیش فرمائے ۔آپ نے فرمایا کہ آج ہمیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنا کر ہی دین و دنیا میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے اور ہم اپنی اولادوں کی تربیت بھی اسی طرح ہی کر سکتے ہیں کہ ان کو عبادات سے جوڑ دیں۔

اس کے بعد مکرّم ملک طارق محمود صاحب مبلّغِ سلسلہ پیدروآباد قرطبہ نے ’’غزوات میں رحمۃ للّعالمینؐ کا اسوۂ حسنہ‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے اسلام کے صحیح تصوّرِ جہاد کو آیاتِ قرآنیہ اور احادیث کی روشنی میں واضح کیا اور بہت سے واقعات پیش فرمائے جن سے ثابت ہوتا تھا کہ آنحضرتؐ نے ہمیشہ صلح اور سلامتی کی ہی تعلیم دی اور ہمیشہ جنگ وجدال سے بچنے کی کوشش کی لیکن جب آپ پر جنگ مسلّط کر دی گئی تو بڑی شجاعت اور استقلال کے ساتھ دفاع فرمایا۔نیز آپ نے اسلامی جہاد کی بہت سی پر امن شرائط بھی پیش کیں جو دنیا کی کسی بھی قوم یا مذہب میں پائی نہیں جاتیں ۔اس طرح جلسہ کے پہلے سیشن کا اختتام ہوُا۔

دوسرا سیشن

نمازِ مغرب وعشاء کے بعد احمدی دوستوں کے ساتھ اردو زبان میں ایک مجلسِ سوال وجواب منعقد کی گئی مربّیانِ کرام نے احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ یہ مجلس ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی اور احبابِ کرام نے مختلف سوالات پوچھ کر اپنے علم میں اضافہ کیا۔

09/ستمبر،2006۔بروز ہفتہ

06:00 بجے نمازِ تہجّد اور 07:00 بجے نمازِ فجر ادا کی گئی ۔نماز فجر کے بعد مکرّم محبوب الرّحمٰن شفیق احمد صاحب مبلّغِ سلسلہ بارسیلونا نے ’’قیام الصّلوٰۃ‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔آپ نے قرآن وحدیث اور حضرت مسیحِ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کو نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجّہ دلائی۔

تیسرا سیشن

10:00 بجے جلسہ کے تیسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ مکرّم کلیم احمد سعید صاحب نے تلاوت قرآنِ کریم مع اردو اور سپینش ترجمہ کی ۔بعدہٗ مکرّم بشارت احمد طاہر صاحب نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السّلام کا پاکیزہ منظوم کلام ترنّم کے ساتھ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرّم محبوب الرّحمٰن شفیق احمد صاحب مبلّغِ سلسلہ نے ’’صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی اطاعت کے نمونے‘‘ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔آپ نے بہت سے واقعات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیحِ موعود علیہ السّلام کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اطاعت کا تذکرہ فرماتے ہوئے احبابِ جماعت کو اپنے اندر ایسا ہی رنگ پیدا کرنے کی تلقین کی۔آپ نے فرمایا کہ اطاعت سے ہی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو سکتی ہے جو کہ ایک مؤمن کی زندگی کا مقصد ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد مکرّم محمّد عبد اللہ صاحب مبلّغِ سلسلہ نے ’’خلافت اور نظامِ جماعت‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا ۔آپ نے اپنے خطاب میں آیتِ استخلاف اور خلفاء حضرت مسیحِ موعودؑ کے فرمودات کی روشنی میں واضح کیا کہ نظام خلافت اور نظامِ جماعت دراصل ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور جتنا ہم نظامِ جماعت کو مضبوط کریں گے اتنا ہی نظامِ خلافت کو مضبوط کرنے والے ہوں گے۔نومبائعین اور سپین میں پلنے بڑھنے والے اطفال وخدّام کیلئے مرکزی دفاتر کا تعارف کروایا نیز ان کے کام کا بھی ذکر فرمایا۔اسی طرح آپ نے چندہ جات کی مختلف مدّات ذیلی تنظیموں اور ان کے چندہ جات کا تفصیل سے ذکر فرمایا ۔

اس کے بعد محترم عبد الصّبور نعمان صاحب مبلّغِ سلسلہ عالیہ احمدیّہ بالنسیا نے ’’نظامِ وصیّت کی اہمیّت اور برکات‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔آپ نے آیاتِ قرآنیہ، احادیث مبارکہ، ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور خلفاء عظام کے ارشادات کی روشنی میں اس بابرکت نظام کی برکات کا تذکرہ کیا اور احبابِ جماعت کو بھرپور تحریک کی کہ جلد از جلد اس نظام میں شامل ہو کر دینی و دنیاوی برکات حاصل کریں۔آپ نے فرمایا کہ امامِ وقت کی اطاعت اور اس سے محبّت کا تقاضا ہے کہ خلیفہ وقت کی خواہش کہ صد سالہ خلافت جوبلی تک چندہ دہندگان میں سے پچّاس فیصد احباب نظامِ وصیّت میں شامل ہو جائیں کو پورا کرنے کیلئے جلد از جلد احبابِ جماعت خلیفہ وقت کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے نہ صرف اس ہدف کو پورا کریں بلکہ اعلیٰ جماعتی روایات کے مطابق اس سے بہت بڑھ کر پیش کریں۔اس کے بعد جلسہ سالانہ کا تیسرا سیشن اپنے اختتام کو پہنچا۔

چوتھا سیشن

یہ سیشن زیرِ تبلیغ عرب افراد کے ساتھ مختص تھا جس میں پانچ زیرِ تبلیغ عربی بولنے والے افراد کے علاوہ دورانِ سال بیعت کی سعادت پانے والے پانچ مراکشی نومبائعین نے بھی شرکت کی۔نیز اردو جاننے والے احباب جماعت بھی بڑے شوق سے اس سیشن میں حاضر ہوئے۔

اس سیشن کا آغاز بھی جماعتی روایات کے مطابق تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوُا جو مکرّم ملک طارق محمود صاحب مبلّغِ سلسلہ نے کی۔اس کے بعد مکرّم محمّد عبد اللہ صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا ۔تعارف کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔مکرّم محمّد عبد اللہ صاحب اور مکرّم ملک طارق محمود صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے ۔سوالات نمازوں کو جمع کرنے کی وجہ ،دیگر مسلمانوں اور جماعت احمدیّہ میں فرق، کسوف وخسوف، ایمان کا ثریّا پر چڑھ جانا ، قتلِ خنزیر اور کسرِ صلیب کی حقیقت، وفاتِ مسیح، دجّال کی حقیقت اور ختمِ نبوّت سے متعلّق تھے۔ یہ نشست دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ یہ پورا سیشن عربی زبان میں ہوُا۔

پانچواں سیشن

جلسہ سالانہ سپین کی یہ روایت ہے کہ ایک سیشن سپینش احباب کیلئے مختص کیا جاتا ہے جس میں سپینش اتھارٹیز اور دیگر دوستوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔امسال بھی اس سیشن کو کامیاب کرنے کیلئے پیدروآباد اور اس کے آٹھ نواحی دیہات کے میئرز اور کونسلرز کو مدعو کیا گیا۔اسی طرح احبابِ جماعت نے اپنے سپینش دوستوں کو شمولیت کی دعوت دی۔

چنانچہ پروگرام کے مطابق شام 19:15 بجے یہ سیشن شروع ہوا۔مکرّم عبد الصّبور نعمان صاحب نے تلاوت قرآنِ کریم اور اس کا اردو و سپینش ترجمہ پیش کیا۔بعد ازاں مہمانانِ گرامی کو اپنے تاثّرات بیان کرنے کیلئے وقت دیا گیا۔ چنانچہ مکرّمہ ROSARIO صاحبہ کونسلر پیدروآباد نے اپنے تاثّرات بیان کرتے ہوئے جماعت کی پر امن تعلیمات اور رویّہ کو سراہا نیز انہوں نے بطورِ خاص ذکر کیا کہ چند سال قبل وہ لندن گئیں اور وہاں جماعت احمدیّہ کے سینٹر بھی گئیں اور صرف اتنا تعارف کرایا کہ سپین پیدروآباد سے آئی ہوں تو میرے ساتھ بہت ہی محبت اور عزت واحترام سے پیش آئے جس کی چھاپ آج تک میرے دل پر ہے۔

پیدروآباد کی ایک اور کونسلر جو کہ میئر پیدروآباد کی نمائندہ بھی تھیں نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ آج کل کے حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ پیار محبّت اور بھائی چارہ کی فضا قائم کی جائے اور جماعت احمدیّہ کا ماٹو ’’محبّت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

مہمانوں کے مختصر خطابات کے بعد مکرّم ملک طارق محمود صاحب نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔اس کے بعد مہمانوں کو سوالات پوچھنے کا موقع دیا گیا۔مکرّم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب اور مکرّم ملک طارق محمود صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ مجلس تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ مجلس کے اختتام پر تمام مہمانوں کی خدمت میں پر تکلّف کھانا پیش کیا گیا۔

10/ستمبر 2006۔ بروز اتوار

نمازِ تہجد چھ بجے اور نمازِ فجر سات بجے ادا کی گئی۔نماز فجر کے بعد مکرّم عبد الصّبور نعمان صاحب نے ’’انفاق فی سبیل اللہ‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔آپ نے آیتِ قرآنی احادیث اور ارشادات حضرت مسیحِ موعود علیہ السّلام کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کی برکات سے آگاہ کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی تلقین فرمائی۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

ایک ضروری تصحیح

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 7/فروری 2003ء جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر 14 جلد 11 (مورخہ 2/اپریل تا 8/اپریل 2004ء) میں شائع ہوا ۔اس خطبہ کے اختتام پر ایک روایت بیان کی گئی ہے جو حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ سے منسوب کی گئی ہے جبکہ یہ روایت حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ کی ہے۔احباب اس کی درستی فرمالیں۔

ادارہ اس فروگزاشت پر معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

مکرم غلام سرور صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۵/جولائی ۲۰۰۵ء میں مکرم رفیق احمد نعیم صاحب نے اپنے بڑے بھائی مکرم غلام سرور صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم غلام سرور صاحب 1933 میں ضلع ڈیرہ غازی خان کے گاؤں احمد پور میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد محترم غلام علی خان صاحب مرحوم اپنے علاقہ کے نمبردار تھے۔ آپ ضروری تعلیم مکمل کرنے کے بعد شہر آئے اور محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کرلی اور بڑی محنت سے ترقی کی منازل طے کیں۔ محترم مولوی عبدالرحمان صاحب مبشر (مترجم قرآن) کے ساتھ شرف دامادی حاصل ہوا۔

مرحوم شرافت، اخلاق، سادگی کا پیکر تھے۔ دیندار، مخلص، ہمدرد، تہجد گزار اور احمدیت کے فدائی تھے۔ مالی قربانی اور ہر تحریک میں حصہ لینا سعادت سمجھتے تھے۔ خدمت سلسلہ کا شوق دل میں رکھتے تھے اور قائد مجلس نیز سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے عقیدت اور محبت کو زندگی کا حصہ بنایا ہوا تھا۔ 1986ء سے تادم زندگی ہر سال اپنے پیارے آقا کی ملاقات اور زیارت کا شرف حاصل کرنے کے شوق میں لندن جاتے رہے۔

مرحوم وضعدار، بےلوث اور بااصول شخصیت تھے۔ دعا گو اور مستجاب الدعوات تھے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ جو بات ان کے منہ سے نکلی بعینہٖ اسی طرح پوری ہوئی۔ ایک بار جب میری اہلیہ سخت بیمار تھیں اور بے ہوش ہسپتال کے ایک بستر پر زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھیں، مَیں آپ کے پاس گیا اور درخواست دعا کی۔ دعا کرنے کے بعد آپ کہنے لگے اطمینان رکھو اسے 60 گھنٹے کے اندر ہوش آجائے گا جبکہ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ 72 گھنٹے میں ہوش نہ آیا تو اس کا بچنا مشکل ہے۔ خدا گواہ ہے کہ ٹھیک 60 گھنٹے کے بعد میری اہلیہ کو ہوش آگیا۔

مرحوم بےخوف اور نڈر احمدی تھے۔ ان کی دوکان دعوت الی اللہ کا مرکز تھی۔ لٹریچر ہر وقت موجود رہتا تھا۔ صدقہ و خیرات میں پیش پیش تھے۔ 15 جنوری 2005 کو رحلت فرماگئے۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا اپنے بھائی کے نام خط

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۵/جولائی ۲۰۰۵ء میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے جو آپ نے اپنے بھائی مکرم چودھری عبدالحمید صاحب کو تحریر کیا تھا (مرسلہ: مکرم شمشاد احمد قیصر صاحب)۔ ڈاکٹر صاحب اپنے بھائی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ابا جان کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کا امتحان 18 اپریل کو شروع ہے۔ شاید آپ کو یہ خط تب ملے گا جب امتحان چار پانچ دن رہ گیا ہوگا اور آپ کی تیاری ہوچکی ہوگی۔ اگر تیاری خاطر خواہ نہ بھی ہوئی ہو تو بھی آپ گھبرائیں نہیں۔ امتحان جہاں تیاری پر منحصر ہوتے ہیں اس کے علاوہ Kepping your wits about you پر بھی انحصار کھتے ہیں۔ جو چیزیں آپ کو بہت اچھی طرح آتی ہوں ان سے پورا فائدہ اٹھانا امتحان میں ضروری ہوتا ہے۔

آپ کو شاید اس وقت تو یہ مضمون حساب فزکس، کیمسٹری وغیرہ بےکار معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ ان میں Top پر رہنے میں دو پوائنٹ ہوتے ہیں۔ (1) اگر آپ ان مضمونوں میں بہتر نتیجہ دکھائیں تو اگرچہ آپ کی ان میں دلچسپی نہ بھی ہو تو بھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ محنت کرسکتے ہیں اور دوسرے آپ ذہین ہیں۔ زندگی میں کامیابی محنت اور ذہانت سے ہے۔ ایک معمولی کلرک بن جانا یا معمولی دکاندار بن جانا یا معمولی میکینک بن جانا آپ کو خوش نہیں کرسکتا۔ زندگی Ambition کا نام ہے۔ اور وہ Ambition کیا ہے؟ سب سے چوٹی پر رہنا۔ جس شخص کی زندگی میں Ambition نہیں ہے وہ مردہ ہے۔ ماں باپ بھائی کسی کے کام نہیں آسکتے۔ ہر شخص نے اپنی زندگی خود بنانی ہوتی ہے۔ آپ کی عمر میں انسان کو احساس نہیں ہوتا کہ وقت کس طرح خرچ کرنا چاہئے، زندگی بھر میں کونسی چیزیں کام آئیں گی۔ لیکن محنت کی عادت ایسی چیز ہے کہ ایک بار پڑ جائے تو کامیابی آپ کے قدم چومتی ہے۔ محنت کرنا کوئی آسان چیز نہیں۔ بہت کڑوی ہے۔ (جی کہتا ہے) کہ یہ مصیبت ہے، لوگ مزے کررہے ہیں۔ یاد رکھیں کہ جو لوگ اس عمر میں مزے کرتے ہیں وہ ساری عمر روتے رہتے ہیں۔ مزے کرنے کا بھی وقت ہو اور کام کرنے کا بھی وقت ہو تو زندگی حسین ہوتی ہے۔ آپ کا مطمحِ نظر یہ ہونا چاہئے کہ آپ رات کو جب سوئیں تو سونے سے پہلے یہ سوچیں کہ کیا آپ کا دن اچھا گزرا ہے۔ پڑھنے کے وقت آپ پڑھتے ہیں؟ کھیلنے کے وقت آپ کھیلتے ہیں؟ یاد رکھیں ہم بہت غریب ہیں۔ ہمارے پاس سوائے محنت اور ذہانت کے اور کچھ نہیں کہ ہم اوپر چڑھ سکیں۔ آپ کے سامنے ہزاروں میدان ہیں آپ محنت کریں تو بڑے سے بڑے تاجر، بڑے سے بڑے میکینک ہوسکتے ہیں۔ ایک بار عزم کریں اور پھر محنت۔ اس وقت آپ کے سامنے Studies کا میدان ہے۔ آپ یقیناً اس قابل ہیں کہ آپ سب کو پیچھے چھوڑ سکیں۔ اگر پہلے وقت ضائع ہوگیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ عزم کے ساتھ کیا ہوا دو دن کا کام لوگوں کے مہینوں کے کام سے بہتر ہوتا ہے۔

(2) آپ کی تعلیم کا دوسرا فائدہ یہ کہ ریاضی، فزکس وغیرہ آج دنیا کی کلید ہیں۔ بجلی، موٹریں، انجینئرنگ سب کچھ ریاضی کے بغیر ناممکن ہے۔ یہ لوہا کیسے بنتا ہے۔ یہ کاریں کیسی چلتی ہیں۔ آپ کی عمر کے بچے یہاں خود ریڈیو سیٹ (Radio set) اور کاریں بنالیتے ہیں۔ آپ بھی سب کچھ کرسکتے ہیں صرف چھوٹی چیزوں کا خیال چھوڑ دیں۔ بہت بڑی چیزیں آپ کے سامنے ہیں۔......

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی پاکستان کے لئے خدمات اور اعترافات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4/اگست 2005ء میں مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خانصاحب کے قلم سے ماہر اقتصادیات محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی پاکستان کے لئے کی جانے والی خدمات کے حوالے سے بعض اعترافات شائع ہوئے ہیں۔

پاکستان میں ایوب خان کا دس سالہ دورحکومت پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کا زمانہ تھا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ سچے محبّ وطن اور کشادہ نظر حکمران تھے۔ انہوں نے ہرطرح کی مذہبی اور علاقائی منافرت سے بالا ہوکر مختلف قابل، مخلص اور اہل لوگوں کی صلاحیتوں اور خدمات سے پوری طرح فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ عدلیہ میں معروف احمدی سپوت ماہر قانون شیخ بشیر احمد کو بطور جج خدمات انجام دینے کا موقع دیا، سائنس کے میدان میں جوہر قابل ڈاکٹر عبدالسلام کی صلاحیتوں اور کاوشوں سے بھی فائدہ اٹھایا اور معاشیات کے میدان میں عالی دماغ جناب ایم۔ ایم۔ احمد کو بھی اپنے جوہر دکھانے کا موقع فراہم کیا۔ جناب ایم۔ ایم۔ احمد کی فوقیت وقابلیت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ پاکستان کے دو سابق وزرائے خزانہ جناب محبوب الحق (جو جنرل ضیاء الحق کے دَور میں وزیرخزانہ رہے) اور جناب سرتاج عزیز (جو نواز شریف کے وزیرخزانہ تھے) 1960ء کی دہائی میں آپ کے ماتحت منصوبہ بندی کمیشن میں خدمات انجام دیتے رہے۔

صدر ایوب خان نے پنجاب کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ایم۔ایم۔احمد کو مرکز میں سیکرٹری خزانہ کی ذمہ داری سونپی اور آپ کی قابلیت کو سراہتے ہوئے منصوبہ بندی کمیشن کا ڈپٹی چیئرمین مقرر کر دیا۔ چنانچہ ایم۔ایم۔احمد نے پاکستان کا شاندار پنج سالہ منصوبہ بنایا اور اس دَور میں تربیلا ڈیم، منگلا ڈیم اور بہت سے دوسرے ترقیاتی منصوبے زیرعمل آئے۔

صدر یحیٰی خان کے دَور میں آپ صدر پاکستان کے اقتصادی مشیر مقرر ہوئے اور آپ کا منصب وفاقی وزیر کے برابر تھا۔ اس دَور میں آپ کے بےمثال کارناموں میں وَن یونٹ کا خاتمہ اور نئے صوبوں کی تشکیل بھی شامل ہے۔ یہ کام جس کمیٹی کے سپرد تھا، آپ اس کے سربراہ تھے۔ ماہر اقتصادیات مسٹر شاہد جاوید تحریر کرتے ہیں: ''کمیٹی کا کام بہت پیچیدہ تھا۔ اسے نہ صرف ون یونٹ کے حصے علیحدہ علیحدہ کرنے تھے بلکہ چار نئے صوبوں کو تشکیل بھی دینا تھا۔ ایم۔ ایم۔ احمد اس مہم پر پورے اترے۔ انہوں نے کئی ہفتوں تک اپنی شخصیت کے نمایاں اوصاف صبرو استقامت، عظمت ووقار اور ذہانت وفطانت سے کام لیتے ہوئے کمیٹی کی مسلسل رہنمائی کی اور گورنمنٹ کی طرف سے دیئے گئے عرصہ کے اندر اندر تمام بڑے بڑے مسائل کو سلجھالیا۔ کمیٹی کا منصوبہ یکم جولائی 1970ء کو نافذ العمل ہوا اور وَن یونٹ ختم ہوگیا اور سب اختیارات صوبہ بلوچستان، شمال مغربی صوبہ سرحد، پنجاب اور سندھ کو تفویض کردیئے گئے''۔

1971ء میں مشرقی پاکستان کے حالات سیاسی اور اقتصادی طور پر بےحد گھمبیر اور تشویشناک تھے۔ مشرقی پاکستان کے خراب حالات کا فوج پر بےحد دباؤ تھا اور ملک کے مالیاتی نظام پر بےحد بوجھ تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ مشرقی پاکستان کے بینکوں سے کروڑوں روپے لوٹ لئے گئے۔ ملکی معیشت کو اس لوٹ کے بداثرات سے بچانے کے لئے جناب ایم۔ احمد نے دوسرے ماہرین کے ساتھ مل کر فوری اقدام کرتے ہوئے بڑی کرنسی کے نوٹ (سو اور پانچ سو روپے کے نوٹ) فوری طور پر منسوخ کردیئے اور اس طرح دشمن کا ایک خطرناک منصوبہ ناکام ہوگیا۔ تمام قومی اخبارات نے اس اقدام کی بھرپور حمایت کی۔

مندرجہ بالا دگرگوں اور مہیب حالات میں جناب ایم۔ایم۔ احمد نے 1972ء-1971ء کا بجٹ پیش کیا۔ اس بجٹ پر وطن عزیز کے تقریباً سبھی معروف اردو وانگریزی اخبارات نے جس طرح شاندار تبصرے کئے ان کے پیش نظر متذکرہ بجٹ کو وطن عزیز کا واقعی مالیاتی شاہکار قرار دیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس مثالی بجٹ کو گورنمنٹ پاکستان کے سابق اقتصادی مشیر ڈاکٹر انوراقبال قریشی سے لے کر جمیعت علماء پاکستان کے صدر صاحبزادہ فیض الحسن تک نے سراہا۔

اس بجٹ کو حقیقت پسندانہ قرار دیتے ہوئے قومی اخبارات نے لکھا کہ اس بجٹ کے دو نمایاں پہلو ہیں۔ ٹیکسوں کے عائد کرنے میں معقولیت اور خود پر انحصار کرنے کی اشد ضرورت۔

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے رسالہ ''خدیجہ'' ۲۰۰۵ء میں شامل اشاعت مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب کی ایک نظم سے انتخاب

آؤ لوگو حضرت مسرور کی باتیں کریں
جو ہمیں بخشا گیا اس نُور کی باتیں کریں
جس کی باتوں میں نظر آتا ہے نورِ زندگی
جس کے خطبے سب کو دیتے ہیں سرور زندگی
جس کے چہرے سے عیاں سرخی حیا کے نُور کی
جس کے دل سے غیر کی ہیبت خدا نے دُور کی
جس کو مولا نے کہا بےشک مَیں تیرے ساتھ ہوں
مَیں ہی تیری صبح ہوں اور مَیں ہی تیری رات ہوں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
1st December 2006 – 7th December 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 1st December 2006

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:10	MTA Travel: A travel programme.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 234, Recorded on 12/12/1996.
02:35	Seminar: A seminar on Seerat-un-Nabi (saw) about 'the Love of God'.
03:25	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
04:15	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 154, Recorded on 24th September 1996.
05:20	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 11th November 2006.
07:55	Le Francais C'est Facile: No. 82
08:20	Siraiki Service
09:30	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 18, Recorded on 4th November 1994.
10:30	Indonesian Service
11:30	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Tilaawat & MTA News Review Special
13:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, From Baitul Futuh.
14:10	Dars-e-Hadith
14:25	Bangla Shomprochar
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05	Friday Sermon [R]
17:05	Interview: An interview with Syed Ali Ahmad Tariq about persecution of Ahmadi's in Pakistan.
18:05	Le Francais C'est Facile: No. 82 [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:10	Friday Sermon [R]
22:25	Urdu Mulaqa'at: Session 18 [R]
23:20	MTA Travel: A travel programme showing the two cities of Barcelona and Madrid.

Saturday 2nd December 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:50	Le Francais C'est Facile: No. 82
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 235, Recorded on: 17/12/1996.
02:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 1st December 2006.
03:45	Bangla Shomprochar
04:50	Interview: An interview with Syed Ali Ahmad Tahir about persecution of Ahmadi's in Pakistan.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. Recorded on 12th November 2006.
08:10	Ashab-e-Ahmad
08:55	Friday Sermon [R]
09:55	Indonesian Service
10:55	French Service
12:00	Tilaawat & MTA International Jama'at News
12:55	Bengali Service
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
16:05	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
16:55	Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25/10/1996. Part 2.
17:50	Attractions of Australia
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:10	Quiz Programme
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday 3rd December 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:10	Quiz Programme
01:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 236, Recorded on 18/12/1996.
02:50	Ashab-e-Ahmad
03:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 1st December 2006.
04:35	Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
05:25	Attractions of Australia
06:00	Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News
07:15	Jamia Class with Huzoor. Recorded on 18th November 2006.
08:20	Learning Arabic: Programme No. 8
08:50	MTA Travel: A travel programme
09:15	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
10:00	Indonesian Service
11:05	Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 17th March 2006.
12:05	Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 1st December 2006.
15:10	Jamia Class [R]
16:15	Huzoor's Tours [R]
17:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th May 1984.
17:55	MTA Travel [R]
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News Review [R]
21:10	Jamia Class [R]
22:20	Huzoor's Tours [R]
23:10	Ilmi Khutbaat

Monday 4th December 2006

00:10	Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News
01:15	Learning Arabic, Programme No. 8
01:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 237, Recorded on 19/12/1996.
02:35	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 1st December 2006.
03:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th May 1984.
04:40	Ilmi Khutbaat
05:35	MTA Travel: A travel programme.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 18th October 2003.
08:20	Le Francais C'est Facile, Programme No. 30
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 19, Recorded on 16th February 1998.
10:05	Indonesian Service
11:15	Signs of the Latter Days
11:40	Medical Matters
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:00	Bangla Service
14:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 06/01/2006.
15:15	Signs of the Latter Days [R]
16:15	Spotlight: A seminar on the Holy Qur'an including a speech by Muzaffar Ahmad Chaudary.
17:10	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 238, Recorded on 23/12/1996.
20:30	MTA International Jama'at News
21:05	Spotlight [R]
21:55	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:55	Friday Sermon, recorded on 06/01/2006 [R]
23:55	Medical Matters: A health programme taking a look at skin infections. Part 9.

Tuesday 5th December 2006

00:30	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 238, Recorded on 23/12/1996.
02:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 06/01/2006.
03:30	Le Francais C'est Facile, Programme No. 30
03:55	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 19, Recorded on 16th February 1998.
05:05	Signs of the Latter Days
06:05	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on 1st February 2004.
08:20	Learning Arabic, programme No. 8
08:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th December 1996. Part 1.
10:00	Indonesian Service
10:55	Sindhi Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
12:55	Bengali Service
14:00	Jalsa Salana UK 2003: Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community, on the occasion of Jalsa Salana UK. Recorded on 27th July 2003.
16:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
17:05	Learning Arabic, programme No. 8 [R]
17:25	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:05	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 6th December 2006

00:05	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:10	Learning Arabic, Programme No. 8
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 239 Recorded on: 24/12/1996.
02:35	Jalsa Salana USA 2003: Speeches delivered by Dr. Mirza Maghfoor Ahmad and Naeem Ahmad on the occasion of Jalsa Salana USA 2003. Recorded on 27th June 2003.
03:35	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th December 1996. Part 1.
04:45	Aina-e-Jihad: A programme on the topic of 'Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)'.
05:30	MTA Documentaries: A documentary showing a visit to the capital of Canada, Toronto.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 25th January 2004.
08:20	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as)
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12/05/1984.
10:10	Indonesian Service
11:10	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05	Bengali Service
14:05	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22/07/1983.
14:30	Australian Documentary: A documentary on Emu Birds.
15:00	Jalsa Speeches: A speech delivered by Nawab Mansoor Ahmad Khan about 'the preaching of Islam in Russian state' on the occasion of Jalsa Salana Germany. Recorded on: 24th August 2001.
15:40	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
16:40	Husn-e-Biyan: A quiz programme
17:15	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 240, Recorded on: 25/12/1996.
20:30	MTA International News Review
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:10	Jalsa Speeches [R]
22:55	From the Archives [R]
23:15	Husn-e-Biyan [R]

Thursday 7th December 2006

00:25	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 240, Recorded on: 25/12/1996.
02:40	The Philosophy of the Teachings of Islam
03:05	Hamari Kaa'enaat
03:35	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 22/07/1983.
04:00	Husn-e-Biyan: A quiz programme
04:45	Australian Documentary: A documentary on Emu Birds.
05:20	Jalsa Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Children's Class with Huzoor. Recorded on 25th October 2003.
08:05	English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 27, Recorded on 13/11/1994.
09:05	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
09:55	Al Maa'idah: A cookery programme
10:10	Indonesian Service
11:10	Pushto Muzakarah
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:10	Bengali Service
14:15	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 155, Recorded on 30th September 1996.
15:35	Huzoor's Tours [R]
16:25	English Mulaqa'at, Session 27 [R]
17:30	Moshaa'irah: An evening of poetry.
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review
21:05	Tarjamatul Qur'an Class, Session 155 [R]
22:05	Seminar: A seminar on Seerat-un-Nabi (saw) about 'the Love of God'.
22:55	Children's Class [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT***

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 13 | Friday November 24, 2006 | Issue No. 47

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

ایک مُلّا کی انتہا پسندی

بی بی سی کی ایک چونکا دینے والی اور سنسنی خیز خبر:

باغ (بی بی سی ڈاٹ کام) زلزلے کے متاثرین کی امداد کے لئے جہاں انسانی ہمدردیوں کی بے شمار داستانیں دیکھنے کو ملتی ہیں وہاں کہیں کہیں ناخوشگوار چیزیں بھی سامنے آئی ہیں۔ اس قسم کا ایک واقعہ باغ میں متاثرین کے لئے لگائے گئے کیمپ میں پیش آیا جہاں اسلام آباد سے تعلق رکھنے والا مصطفیٰ نامی شہری اپنے افسروں کے حکم پر یہاں امدادی کاموں کی نگرانی کے لئے پہنچا تھا۔ دھاری دار شرٹ، سلیٹی رنگ کی پتلون میں ملبوس برطانوی لوگوں سے کہیں بہتر انگریزی گرائمر کی سمجھ رکھنے والا یہ نوجوان اپنی کار میں متاثرہ علاقوں میں پہنچا تھا۔ وہ کیمپ میں موجود 1200 لوگوں کے لئے کھانا پکار رہا تھا کہ ایک مولوی صاحب وہاں آگئے اور کہا تم کیا کر رہے ہو؟ تمہیں پتا نہیں رمضان ہے۔ تم دن کے وقت کھانا نہیں پکا سکتے۔ یہ اسلام کے خلاف کام ہے۔ بند کرو ورنہ تمہارے ٹینٹ اور برتن اٹھا کر پھینک دوں گا۔ مصطفیٰ نے بحث کی کہ مَیں بھی مسلمان ہوں اور یہ لوگ مصیبت زدہ اور بھوک کے مارے ہیں، انہیں کم ازکم کھانا تو کھانے دیں۔ تاہم یہ بات یہاں ختم ہوئی کہ مصطفیٰ دیگیں ضرور پکائے گا مگر کسی کو دن کے وقت کھانا کھاتے دیکھا تو اس جگہ کو آگ لگادی جائے گی‘‘۔

(روزنامہ خبریں 19/اکتوبر 2005ء صفحہ2)

یہ زباں چلتی ہے واعظ کی یا چھری چلتی ہے
ذبح کرنے مجھے آئے ہو یا سمجھانے کو

شہیدان مونگ رسول

’’درد کی دہلیز‘‘ کے عنوان سے جناب امر جلیل کا روزنامہ خیبر 19/اکتوبر 2005ء میں شائع شدہ ایک فکر انگیز شذرہ:

8/اکتوبر کے تقریباً تمام اخباروں کے پہلے صفحے پر دس قادیانیوں کے قتل اور پندرہ بیس کے زخمی ہونے کی خبر تھی۔ وہ لوگ 7/اکتوبر کی صبح عبادت کر رہے تھے (ان کا دعویٰ ہے کہ نماز پڑھ رہے تھے) کہ قاتلوں نے خودکار ہتھیاروں سے ان پر فائرنگ کردی۔

کیوں؟ آخر کیوں؟ ان کا قصور کیا تھا؟

اس طرح کے واقعات نے مجھے مجذوبیت کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ ایسے گندے ماحول کو چھوڑ چھاڑ کر جنگل بیابانوں کی طرف نکل جاؤں اور پھر کبھی لوٹ کر واپس نہ آؤں۔ پچھلے کئی برسوں سے مَیں نے لوگوں سے اور لوگوں نے مجھ سے ملنا جلنا چھوڑ دیا ہے۔ مَیں تن تنہا بھٹکتا رہتا ہوں۔ چپے چپے پر کہانیاں سنتا رہتا ہوں، کہانیاں دیکھتا رہتا ہوں اور کہانیاں لکھتا رہتا ہوں۔

ارے بھائی! جو کام محمد علی جناح نہ کرسکے، لیاقت علی خان نہ کرسکے، سپریم کورٹ کے جج صاحبان نہ کرسکے، وہ کام آپ نے ذوالفقار علی بھٹو کے ہاتھوں کروادیا۔ کیا آپ کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ آپ نے قادیانیوں کو کافر قرار دلوادیا۔ وہ اب ملک میں اقلیت ہیں۔ چلو یہی سہی، مگر آپ اب تک ان کو قتل کرنے سے باز نہیں آتے؟ آپ کیا ان کو بندگی کے حق سے بھی محروم کرنا چاہتے ہیں؟ وہ اگر کعبہ کی طرف رخ کر کے بندگی کرتے ہیں تو آپ چراغ پا کیوں ہوتے ہیں؟ آپ آپے سے کیوں نکل جاتے ہیں؟ آپ کا خون کیوں کھولنے لگتا ہے؟ سب جہانوں کا خالق صرف ربّ المسلمین نہیں ہے، وہ ربّ العالمین ہے۔

عالم میں موجود چرند اور پرند سے لے کر آدم اور حیوان تک جو کچھ موجود تھا، ان سب کا وہ ربّ ہے۔ صرف آپ کا اور میرا ربّ نہیں ہے۔ کوئی قوم، کوئی قبیلہ، کوئی نسل خالق حقیقی پر اپنی اجارہ داری قائم نہیں کر سکتا۔ وہ کل کائنات کا خالق ہے۔ کیا ہندوؤں کا خالق کوئی اور ہے؟ سب کا خالق اور مالک وہ ایک ہے۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

انسان کا اپنے ربّ سے، اپنے خالق سے ذاتی نوعیت کا رشتہ ہوتا ہے۔ بہت ہی ذاتی نوعیت کا۔ وہ بندگی کے علاوہ اپنے ربّ سے باتیں کرتا ہے، اس کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ کبھی روکر، کبھی ہنس کر اپنی عاشقی کا اظہار کرتا ہے۔ کبھی اس سے دُور اور کبھی اس کے بہت ہی قریب ہوجاتا ہے۔ اس قدر قریب کہ اس رشتے کو صوفیوں نے وحدت الوجود کا نام دے دیا ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے جب سپریم کورٹ کو پس پشت ڈال کر قادیانیوں کو قومی اسمبلی سے کافر قرار دلوادیا تھا تب کسی درویش صفت شخص نے کہا تھا ذوالفقار علی بھٹو نے بندے اور اس کے ربّ کے درمیان معاملات میں دخل دیا ہے، اللہ خیر کرے!

......اور پھر ذوالفقار علی بھٹو کو اسی دنیا میں عبرتناک سزا ملی۔ یہ اتفاق تھا یا اور کچھ، لیکن جو کچھ تھا وہ بہت ہی ڈراؤنا تھا۔ رونگٹے کھڑے کردینے والا تھا۔ کسی کو قتل کئے بغیر ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی کے تختے پر دم توڑنا پڑا تھا۔

اخبار میرے ہاتھ میں تھا۔ اسلام آباد سے کسی نے فون پر کہا: ’’اسلام آباد میں ابھی ابھی بہت بڑا زلزلہ آیا ہے‘‘۔ جب سے پہاڑوں پر زلزلہ آیا ہے، اپنے دیسی ٹی وی چینل لگاتار تباہی و بربادی اور خانماں خرابی کے مناظر دکھا رہے ہیں۔ جہاں جایئے، جہاں بیٹھئے، جہاں اٹھئے، زلزلے کی تباہ کاریوں کی باتیں ہو رہی ہیں۔ ہمدردیاں جتائی جارہی ہیں۔ اس دوران ایک جملہ مجھے ہرجگہ سنائی دیتا رہا ہے: ’’یہ ہمارے اعمال کی سزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے!‘‘۔

(روزنامہ خیبر 19/اکتوبر 2005ء)

خلافت ثالثہ کا علمی معجزہ

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما مولوی غلام غوث ہزاروی 1974ء کی اسمبلی اور رہبر کمیٹی کے رکن تھے۔ آپ نے اگلے سال قومی اسمبلی میں ہی انکشاف کیا تھا کہ ’’مفتی محمود صاحب اور ان کے حواری کسی سوال کا جواب نہیں دے سکے‘‘۔

(روزنامہ ’’مشرق ‘‘لاہور 15/جون 1975ء صفحہ 6)

تحریک لاہوریت کا تاریک مستقبل

اللہ جلشانہ نے سورۃ النور میں نظام خلافت کی پیشگوئی فرمائی ہے جس سے یہ ثابت ہے کہ ملّت اسلامیہ کے روشن اور تابناک مستقبل کی ضمانت کوئی انجمن نہیں بلکہ خلافت کا آفاقی نظام ہے جس کے قرن اوّل میں اولین علمبردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ جیسا کہ ’’الوصیت‘‘ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ مسیحیت کی پہلی کتاب ’’فتح اسلام‘‘ میں بھی انتباہ فرمایا:

’’بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا یہی تائید دین کے لئے کافی ہے......انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو آسمان سے اترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔ سوائے وے لوگو جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک وشبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو **صرف اسمی اور رسمی اسلام پر نازمت کرو**‘‘۔

(فتح اسلام۔ صفحہ 70 جنوری 1991ء)

تحریک لاہوریت نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں قائم نظامِ خلافت میں ایک بار شامل ہونے کے بعد ہمیشہ کے لئے علَم بغاوت بلند کردیا اور پھر خدا کے پاک سلسلہ اور اس کے مرکز کی تحقیر وتذلیل کی بھی حد کردی اور ’’اسمی اور رسمی اسلام پر ناز‘‘ کرنے والوں کو ہی اپنی برادری قرار دے کر ان کی کاسہ لیسی، چاپلوسی اور ناصیہ فرسائی ہی کو اپنا دین ومذہب قرار دے لیا جس کا خمیازہ انہیں 1974ء میں بھگتنا پڑا۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

اخبار ’’پیغام صلح‘‘ نے 14/مئی 1975ء صفحہ 4 پر لکھا ہے:

’’ہمیں ہمارے مسلمان بھائیوں نے اپنی برادری سے خارج کردیا ہے۔ حضرت صاحب کے دعاوی میں سے ایک دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ زمانہ کے لحاظ سے اس دعویٰ کو بڑی اہمیت حاصل ہے مگر ہم نے اس دعویٰ کے اغراض ومقاصد کو پس پشت ڈال دیا ہے‘‘۔

نیز ’’عداوت محمود‘‘ کے سیاہ کارناموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اعتراف کیا:

’’ہم نے اپنے مدّ مقابل ہمیشہ اہل ربوہ کو رکھا ہے یا پھر بے دلی کے ساتھ مسلمانوں کی طرف متوجہ رہے ہیں اور یہی وجہ ہماری جماعت کی کمزوری اور بے حسّی کا باعث ہوئی ہے۔ یہ کام ہمارا نہ تھا جسے ہم نے اپنائے رکھا‘‘۔

ازاں بعد اہل لاہور میں پیدا شدہ زبردست تفرقہ اور انتشار کے بارہ میں درج ذیل الفاظ میں یہ عجیب وغریب تجویز بھٹو حکومت میں ریکارڈ کے لئے رکھی:

’’یہ سلسلہ موروثی نہیں ہے جیسا کہ بنادیا گیا ہے۔ اس کے ہر ممبر کو بیعت کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ جب تک کوئی شخص انشراح صدر سے بیعت نہیں کرتا اور پبلک میں اس برادری میں شمولیت کا اعلان نہیں کرتا وہ احمدی نہیں ہوسکتا۔ جماعت کے استحکام کی خاطر تمام ممبران سے دوبارہ بیعت لی جائے اور ان کے نام اور پتے اخبارات میں شائع کرائے جائیں۔ اخبارات سے مراد پبلک اخبار ہیں تا کہ عوام الناس کو علم ہو سکے کہ ممبران کی ایک لسٹ حکومت کے پاس بطور ریکارڈ دی جائے تا کہ حکومت ہر کس وناکس کو احمدی قرار نہ دیتی پھرے۔ نیز اس طرح جماعت کے اندر انتشار پیدا کرنے والے لوگ بھی ایک ہوجائیں گے کیونکہ ان لوگوں میں اتنی ہمت نہیں کہ پبلک میں اپنے کو بطور احمدی پیش کرسکیں‘‘۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو یہیں دارالجزاء ہے
بدی کا پھل بدی اور نامرادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

watch MTA live
audio and video broadcast

Weekly sermons in Urdu / English

Questions & Answers and much much more

Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa

Visit our official website
www.alislam.org